یارسول اللہ ﷺ کہنے کا جواز

علامہ سراج احمد سعیدی رضوی



ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور-کراچی پاکستان

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہنے کا جواز

مصنف

علامہ سراج احمد سعیدی رضوی
دامت برکاتہم العالیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور-کراچی پاکستان

نام کتاب	یارسول اللہ کہنے کا جواز
مصنف	علامہ سراج احمد سعیدی رضوی
اشاعت	دسمبر 2003ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z388
قیمت	-/18 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔021-2212011-2630411۔ فیکس:۔021-2210212

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے کا جواز

علمائے دیو بند اور وہابیہ کے مستند امام مولوی ابن قیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ آیت لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ (نور:63) کے تحت لکھتے ہیں۔

امر سبحانه ان لا يدعى رسوله بما يدعوا الناس بعضهم بعضا بل يقال يا رسول الله ولا يقال يا محمد (1)

کہ اللہ پاک نے حضور کے غلاموں کو حکم دیا ہے کہ وہ آپس میں جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہیں ایسے نہ پکاریں بلکہ آپ کو یارسول اللہ سے پکاریں اور بتقاضائے ادب یا محمد بھی نہ پکارا جائے۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) مولوی ابن قیم صاحب کا ایک اور ذکر کیا ہوا واقعہ ہدیہ نظر ہے جس کو اہل سنت کے امام برحق حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل فرمایا ہے۔

حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے ولی حضرت شبلی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوبکر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے واجب التعظیم عالم دین تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر تعظیماً(2) اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت شبلی کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ عزت واحترام سے پیش آئے۔ مجلس میں بہت سے علماء کرام موجود تھے۔ حضرت مجاہد کو وہ کہنے لگے۔ آپ نے کمال کر دیا۔ ایک طرف تو آپ بھی اور بغداد کے شہری بھی شبلی کو دیوانہ کہتے ہیں۔ اور دوسری طرف آپ اس کی اتنی تعظیم وتکریم کر رہے ہو۔ حضرت مجاہد نے فرمایا کہ احترام شبلی کے لئے نہیں بلکہ میں نے اپنے آقا ومولا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت کی ہے۔ آج رات

1۔جلاء الافہام صفحہ 88، عربی

2۔وہابی مسلک میں کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا بھی شرک ہے۔ تقویۃ الایمان، صفحہ 83

میں نے خواب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شبلی کو آتے دیکھا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر اٹھے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور نہایت شفقت سے اپنے پاس بٹھایا۔ میں نے عرض کی۔ ''یارسول اللہ! آپ شبلی پر اتنی شفقت فرمارہے ہیں۔ وہ اس انعام و اکرام کا کس طرح مستحق ہے''۔ آپ نے فرمایا! شبلی ہر نماز کے بعد آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (توبہ:128) آخر تک پڑھنے کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ لہٰذا مجھے پیارا لگتا ہے وہ درود یہ ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَامُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ (1) جذب القلوب، صفحہ 184 و تبلیغی نصاب، صفحہ 789۔

نوٹ: ابن قیم کی اس روایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) مافوق اپنے ماتحت کی عزت افزائی کے لئے قیام تعظیمی کرے تو جائز ہے۔

(۲) محبت سے پیشانی کا چومنا جائز ہے اور اسی طرح دست و پا بھی۔

(۳) اولیاء اللہ بارگاہِ نبوی میں آتے جاتے ہیں۔ وہ بھی اور سرکار بھی ایک دوسرے کو جانتے پہچانتے ہیں۔

(۴) غلام۔ امتی۔ مسلمان جو کام کریں۔ جہاں کریں، جب کریں حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب جانتے ہیں۔

(۵) نماز کے بعد مخصوص آیتیں اور ''یا'' ندائیہ کے ساتھ درود شریف پڑھنا جائز اور باعث اجابت و نجابت ہے۔

۳۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو علمائے اہل سنت و (بریلوی) کے علاوہ دیوبندیوں وہابیوں کے بااعتبار اور قابل رشک عالم دین اور امام ہیں۔ وہ ''یا'' (2) والے درود شریف سے بارگاہ بے کس پناہ میں یوں ندا کرتے ہیں۔

1۔ جلاء الافہام عربی، صفحہ 258 و مزاج البحرین شیخ محقق، صفحہ 85، 86)

2۔ اورادفتحیہ یعنی انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، صفحہ 181 و 182

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پندرہ ندائیں ان کے علاوہ موجود ہیں یہ کل سترہ ندائیں بنتی ہیں(1) جو اورادفتحیہ میں موجود ہیں۔ ایک بار پڑھنے سے سترہ دفعہ یارسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا پڑتا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے زندگی میں کتنی بار اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب، مدینے کے تاجدار کو پکارا ہوگا۔

عقل ہوتی تو نہ ان سے لڑائی لیتے — یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا
توئی سلطان عالم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم — زروئے لطف سوئے من نظر کن
(مولانا جامیؒ)

اورادفتحیہ یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کی مقبولیت کے بارے میں شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔

پھر فرض صبح کے پڑھے جب سلام پھیرے اور اورادفتحیہ (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ آخیر تک) پڑھنے میں مشغول ہو کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضور کے ساتھ اپنے اوپر لازم کرے (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر جان کر) اس کی برکت اور صفائی کا مشاہدہ کرے گا اور ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت کا حصہ پائے گا(2)۔ واللہ ولی التوفیق

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نزدیک الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے والے ولی ہیں اور ولیوں کی ولایت سے حصہ پانے والے۔ مگر تعجب ہے ان کے مریدوں وہابیوں، دیوبندیوں پر کہ یہ ان پر شرک کی چھاپ لگائیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

1۔ اورادفتحیہ یعنی انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، صفحہ 181 و 182

2۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، صفحہ 142

۴۔شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مذکور بارگاہِ نبوت میں دست گدائی پھیلا کر یوں فریاد کرتے ہیں۔

وصلی علیک اللہ یا خیر خلقہ ...... ویاخیر مامول و یا خیر واھب

یعنی اے رحمت فرستد برتو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا اے بہترین کسیکہ امیداو داشتہ شودواے بہترین عطا کنندہ

(ترجمہ) اے بہترین خلق خدا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت بھیجے اور اے بہترین امید کئے ہوئے اور اے بہترین عطا فرمانے والے۔

یا خیر من یرجی لکشف رزیۃ...... ومن جودہ قد فاق جود السحائب

یعنی اے بہترین کسے کہ امیداو داشتہ شود برائے ازالہ مصیبتے اے بہترین کسیکہ سخاوت اورزیادہ است از باراں بارہا(1)

اور اے وہ بہترین کہ جس سے ازالۂ مصیبت کے لئے امید کی جائے اور اے بہترین ان کے کہ جن کی سخاوت بارش سے زیادہ ہے۔

۵۔شاہ ولی اللہ کے فرزند ارجمند علمائے دیو بند اور وہابیہ کے مسلمہ امام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بارگاہِ مصطفوی میں اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے یوں منادی ہوتے ہیں۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر   من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثنآء کما کان حقہ   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(ترجمہ) اے حسن و جمال والے اور اے بشروں کے سردار۔ آپ کے چہرۂ نور بخش سے چاند روشن کیا گیا کما حقہ آپ کی تعریف کرنا ممکن نہیں۔ مختصر قصہ یہ کہ خدا کے بعد آپ ہی بزرگ ہیں۔

ایک روز حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ عمر شباب میں مجھ کو ساٹھ ستر ہزار اشعار

1۔قصیدہ اطیب النغم بمع شرح از شاہ ولی اللہ، صفحہ 22، مقام رسول، جلد 1، صفحہ 460، 461

عربی، فارسی اور ہندی کے یاد تھے۔ اب بھی گیارہ ہزار یاد ہوں گے۔ پھر آپ نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تصنیف کردہ (مذکورہ بالا) رباعی پڑھی(1)۔

٦۔علمائے دیو بند کے مرکزی پیر روشن ضمیر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو حکم فرماتے ہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ۔ (میرا ہر مرید) تین بار عروج ونزول کے طریقہ پر پڑھے(2)۔

۷۔ حاجی صاحب اپنے سلوک کے مریدوں کو یوں حکم فرماتے ہیں کہ میرا مرید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے (صورت مثالیہ کا معنی حاضر و ناظر اور سامع ہوتا ہے۔ تصور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور داہنی طرف ''یا احمد'' اور بائیں طرف ''یا محمد'' اور دل میں ''یا رسول اللہ'' ایک ہزار بار پڑھے۔ انشاء اللہ بیداری یا خواب میں (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی زیارت ہوگی(3)۔

۸۔حضرت حاجی صاحب مہاجر مکی اپنے مریدین باصفاو باوفا کو زیارتِ سرکار کے لئے یوں حکم دیتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے (یعنی) ان کو حاضر و ناظر جانے) "**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ**" کی داہنے اور "**الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ**" کی بائیں اور

1۔کمالات عزیزی، صفحہ 34 دبستان المحدثین، صفحہ 352، اسوہ رسول اکرم، صفحہ 2، عبدالحی دیوبندی
2۔کلیات امدادیہ بیان مراتب ذکر، صفحہ 8   3۔کلیات امدادیہ، صفحہ 35و36

"الصلوة والسلام علیک یا حبیب الله" کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر "اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیه اللھم صل علی محمد کما ھو اھله اللھم صل علی محمد کما تحب و ترضاه" اور سوتے وقت اکیس بار سورۂ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور "الصلوة السلام علیک یا رسول الله" پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے۔ یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے۔ اگر چند بار کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا(1) بقول حاجی صاحب "یارسول اللہ" کہنے والے کو زیارتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی۔ جاگتے ہوئے یا خواب میں۔ تو معلوم ہوا کہ یارسول اللہ کہنے والے آقا کی بارگاہ میں مقبول ومحبوب ہیں اور ان کو سرکارِ مدینہ کا دیدار ضرور ہوگا۔

۹۔ دیوبندیوں کے پیر حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ کوئی شخص الصلوة والسلام علیک یا رسول الله صلی الله علیه وسلم کہے کچھ مضائقہ (حرج، پابندی) نہیں(2)۔

۱۰۔ پیشوائے علمائے دیوبند حضرت حاجی صاحب کی نعتیہ غزل کا ردیف "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" سے شروع ہوتا ہے۔

کر کے نثار آپ پر گھر بار یا رسول　　میں ہوں تمہارا تم میرے مختار یا رسول
ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں　　اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول(3)

حضرت حاجی صاحب نے اس غزل میں کلمہ "یارسول" کو چودہ بار ردیف بنا کر اپنے ایمان وعقیدت اور سرکار سے والہانہ محبت کا اظہار فرمایا ہے۔

۱۱۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں یوں فریادی

1۔کلیات امدادیہ، صفحہ 50و51　　ایضاً، صفحہ 76　　3۔کلیات امدادیہ گلزار معرفت، صفحہ 180

ہوتے ہیں۔

ذرہ چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یارسول اللہ　　مجھے دیدار اپنا ٹک دکھاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا آپ کے ہاتھوں　　بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ(1)

اس نعتیہ غزل میں دیوبندیوں کے پیرومرشد نے چوبیس بار حضور پرنور کو پکارا ہے اور ندا کی ہے۔ دیوبندیوں کے مولویو! لگاؤ فتویٰ حاجی صاحب اپنے پیرومرشد پر، ورنہ پھر ایمان لاؤ "یارسول اللہ" پر اور کہو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔ حاجی صاحب موصوف کی فریادی "مناجات" بارگاہ سید السادات علیہ الصلوۃ والسلام ملاحظہ فرماویں۔

اے رسول کبریا فریاد ہے　　یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فریاد ہے
آپ کی الفت میں میرا یا نبی　　حال یہ ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل　　اے مرے مشکل کشا فریاد ہے
چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے　　تم ملو اے نورِ خدا فریاد ہے
گردن و پا سے مرے زنجیر وطوق　　یا نبی کیجئے جدا فریاد ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے　　یا شہہ دوسرا فریاد ہے
یا نبی امداد کو در پر لو بلا!　　اس لئے صبح و مسا فریاد ہے(2)

اس مناجات میں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آٹھ بار بطورِ فریاد اور آپ کے فریادرس، حاجت روا، مشکل کشا، دافع البلاء جان کر ندا کی گئی اور آپ کو پکارا گیا۔ عقل کے اندھو، دین کے دشمنو! لگاؤ فتویٰ کفر وشرک، حاجی صاحب پر بھی۔

العیاذ باللہ۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۔ حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ہجر وفراق میں مہجور ہوکر

1۔کلیات امدادیہ، صفحہ 180　　2۔کلیات امدادیہ، صفحہ 223

"مناجات" دیگر میں یوں عرض کرتے ہیں۔

آپ کی فرقت نے مارا یا نبی ﷺ　　دل ہوا غم سے دوپارا یا نبی ﷺ
طالب دیدار ہوں، دکھلا دیجئے　　روئے نورانی خدارا(1) یا نبی ﷺ

اس مناجات میں بھی حضرت حاجی صاحب نے ۹ بار دافع البلاء، امام الانبیاء، علیہ التحیۃ والثناء کو پکارا ہے۔ اگر بالفرض بقول وہابیہ، دیوبندیہ یہ ندا و پکار سوائے خداوند کے کسی کو شرک ہے یا قرآن و حدیث اور شرع کے خلاف تو علمائے دیوبند کے پیر مرشد، معلم، مدرس اور استاد کل مولانا حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرکار ابد قرار محبوب کردگار کو کیوں "یا" سے پکارا؟ اس کو شرک و خلاف شرع کیوں نہ سمجھا؟ سچ فرمایا شیخ سعدیؒ نے

خر عیسی اگر بمکہ رود چوں بیاید ہنوز خر باشد

۱۴ علمائے دیوبند کے پیر حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے جب دیوبندیوں کو "یارسول اللہ" کے مسئلے پر الجھتے دیکھا تو یہ فتویٰ صادر فرما کر حق کا ساتھ دیا۔

"الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" بصیغہ خطاب (حاضر) میں بعض (دیوبندی وہابی) لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی (وسعت علم و اتصال روحانی) پر مبنی ہے له الخلق والامر۔ عالم مقید بجہت و طرف قرب و بعد وغیرہ نہیں۔ پس اس (ندائے بصیغہ خطاب) کے جواز میں شک نہیں(2) یعنی بلاشک و شبہ "یارسول اللہ" کہنا جائز ہے۔

۱۵۔ حاجی صاحب کے مرید اور دیوبند کے حکیم مولوی اشرف علی صاحب تھانوی عبارت مذکورہ کی تشریح میں لکھتے ہیں۔ یعنی جس کو اتصال معنوی مع الکشف نصیب ہو (یعنی جو حضور کو حاضر و ناظر و سامع سمجھے تو) وہ اس قرب کے مکشوف ہونے پر "بلاواسطہ" خطاب کر سکتا ہے ورنہ (حاضر و ناظر جاننے والا) یوں سمجھ لے کہ ملائکہ پہنچاویں گے(3)۔

1۔ کلیات امدادیہ، صفحہ 224
2۔ شمائم امدادیہ، صفحہ 52، کلیات امدادیہ، صفحہ 76، امداد المشتاق، صفحہ 59 مولوی اشرف علی تھانوی
3۔ امداد المشتاق، صفحہ 59

بہرکیف "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھنا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے نزدیک بھی جائز ہو گیا۔ ۱۲ منہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

۱۶۔ صد سالہ قوم دیوبند کے بانیوں، مولویوں اور پیروں کے پیر روشن ضمیر۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ ندائے غیر اللہ کے بارے میں فتویٰ صادر فرمانے میں فیصلہ سناتے ہیں۔

اس میں تحقیق یہ ہے کہ ندا سے مقاصد و اغراض مختلف ہوتے ہیں۔ کبھی محض اظہار شوق کبھی تحسر کبھی منادی کو سنانا، کبھی اس کو پیغام پہنچانا، سو مخلوق غائب کو پکارنا، اگر محض واسطے تذکرہ اور شوق وصال اور حسرت فراق کے ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کا نام لیا کرتے ہیں اور اپنے دل کو تسلی دیا کرتے ہیں اس میں تو کوئی گناہ نہیں۔ مجنوں کا قصہ مثنوی میں مذکور ہے۔

دید مجنوں را یکے صحرا نورد　　در بیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بود انگشتاں قلم　　مے نمودے بہر کس نامہ رقم
گفت اے مجنوں شیدا چیست ایں　　مے نویسی نامہ بہر کیف ایں
گفت مشق نام لیلیٰ میکنم　　خاطر خود را تسلی مے دھم

ایسی ندا صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے بکثرت روایات میں منقول ہے۔ "کما لا تخفی علی المتبحر المتسع النظر" اور اگر مخاطب کا اسماع و سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر مشاہدہ نہیں کرتا۔ لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو خبر پہنچ جاوے گی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو۔ تب بھی جائز ہے (دلیل) مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچانا۔ احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے اگر کوئی الصلوۃ والسلام علیک یا رسول

اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر نہ مشہود ہو نہ پیغام پہنچانے کا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو۔ وہ ندا ممنوع ہے۔ مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اس طرح کہ اس کو سنانا منظور ہے اور وہ روبرو نہیں نہ ابھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ ان کو کسی ذریعہ سے خبر پہنچے گی یا ذریعہ متعین کیا۔ مگر اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں۔ یہ اعتقاد افتراً علی اللہ اور دعویٔ علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے۔ مگر بے دھڑک اس کو شرک و کفر کہہ دینا جرات ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اگر اس بزرگ کو خبر پہنچا دے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں مگر چونکہ امکان کو وقوع لازم نہیں اس لئے ایسی ندائے لایعنی کی اجازت نہیں ہے۔

البتہ جو ندا نص میں وارد ہے مثلاً یا **عباد اللہ اعینونی** (1) وہ باتفاق جائز ہے اور یہ تفصیلی حق عوام میں ہے اور جو اہل خصوصیت ہیں ان کا حال جدا ہے اور حکم بھی جدا۔ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے۔ جو خاص میں سے ہوگا خود سمجھ لے گا۔ بیان کی حاجت نہیں۔

یہاں سے معلوم ہوگیا حکم وظیفہ (2) "**یا شیخ عبد القادر شیئًا للہ**" کا (یعنی یہ بھی جائز ہے) لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو "**منجز الی الشرک**" (تو شرک کی طرف تجاوز) ہے ہاں اگر وسیلہ و ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج (شرک) نہیں۔ یہ تحقیق اس مسئلے میں۔ اب بعض علماء (دیوبندی مرید) اس خیال سے کہ عوام فرق مراتب نہیں کرتے۔ اس ندا سے منع کرتے ہیں۔ ان (مولویوں) کی نیت بھی اچھی ہے۔ "**انما الاعمال بالنیات**" مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر ندا کرنے والا (مسلمان) سمجھدار ہو تو اس پر حسن ظن کیا جاوے (اور نہ روکا جاوے) اور محض عامی جاہل ہو تو اس سے دریافت کیا جاوے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو تو بالکل روک دیا جائے۔ لیکن ہر موقعہ پر اصل عمل (یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ) سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا۔ ایک بات کہ وہ بھی بہت جگہ کارآمد ہے یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی

1۔ الکلم الطیب، صفحہ 58 لابن تیمیہ، تاج کمپنی۔ حصن حصین، صفحہ 174 و 175 الامام محمد الجزری، ہدیۃ المہدی، صفحہ 24۔
2۔ کلیات امدادیہ (فیصلہ ہفت مسئلہ) صفحہ 76 و 77

شخص کسی عمل فاسد میں مبتلا ہو اور قرائن قویہ سے یقین ہو کہ یہ شخص اصل عمل کو ترک نہ کرے گا تو اس موقع پر نہ اصل عمل کے ترک کرنے پر اس کو مجبور کرے کہ بجز فساد و عناد کوئی ثمرہ نہیں۔ نہ اس کو بالکل مہمل و مطلق العنان چھوڑ دے کہ شفقت و اخوت اسلامی کے خلاف ہے بلکہ اصل عمل (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ) کی اجازت دے کر اس میں جو خرابی ہو اس کی اصلاح کر دے کہ اس میں امید قبول اغلب ہے۔

۱۷۔ آج سے تقریباً سو سال پہلے مسلک دیوبند اور مدرسہ دیوبند کی بنیاد رکھنے والے صد سالہ دیوبندی مذہب کے بانی قاسم العلوم (1) والخیرات مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی ''دیوبند'' میں بیٹھ کر ''سرکار'' کی بارگاہ میں فریاد ندا مع الحاضر والناظر کرتے ہیں۔

جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے — کریں ہیں امتی ہونے کا ''یا نبی'' اقرار
کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام — کرے گا ''یا نبی اللہ'' کیا میرے یہ پکار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار (2)

۱۸۔ دیوبندوں کے بانی (3) اسلام اور امام اعظم مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں ''اگر اس کلمہ (**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ**) کو درود شریف کے ضمن میں کہے اور یہ عقیدہ کرے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں تو درست ہے (4)۔

لطیفہ: حضور پرنور، نورگر و نوربخش و نورافروز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نہ ماننے والے مولوی اشرف علی تھانوی کے مرید مولوی نور محمد صاحب اصح المطابع کراچی نے امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی مقبول محبوب و مستند کتاب ''دلائل الخیرات'' (5) پر حاشیہ لکھا ہے اور اپنے مطبع میں چھاپی ہے۔ دلائل الخیرات شریف کے حزب سادس (ص ۱۸۹) میں

1۔ حکایات، ارواح ثلاثہ، صفحہ 248، امداد المشتاق، صفحہ 27، عقائد دیوبند، صفحہ 27 تحذیر
2۔ قصائد قاسمی، صفحہ 8-6
3۔ مرثیہ محمود الحسن، صفحہ 4
4۔ فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 334، مطبوعہ ایچ، ایم سعید کراچی۔
5۔ مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ اور ان کے مرشد حاجی صاحب دلائل شریف پڑھا کرتے تھے۔

لکھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَکَ یَا حَبِیْبَنَا یَا سَیِّدَنَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فاشفعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلٰی الْعَظِیْمِ یَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاهِرُ۔

ترجمہ: خداوند میں مانگتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف بوسیلہ تیرے حبیب کے جو برگزیدہ ہیں تیرے نزدیک۔ اے حبیب ہمارے اے سردار ہمارے، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم وسیلہ کرتے ہیں آپ کو آپ کے پروردگار کی طرف سو شفاعت کیجئے۔ ہمارے مولیٰ بزرگ کے پاس۔ اے بہت ہی اچھے رسول پاک۔ ترجمہ دلائل الخیرات ص ۱۸۹

حاشیہ ملاحظہ فرمایئے۔ یا سیدنا محمد اور یانعم الرسول (حاشیہ نگار یا حبیبنا بھول گئے کیونکہ دروغ گو را حافظہ نباشد ۱۲ سعیدی عفی عنہ)

پڑھتے وقت یہ تصور کرلے کہ میں روضۂ مطہرہ کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کر رہا ہوں۔ یہ ہرگز تصور نہ کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں کہ یہ عقیدہ مشرک کر دیتا ہے۔ خدا کی پناہ اس سے نیکی برباد اور گناہ لازم ہوگا۔ ۱۲ نور محمد (1)

لطف کی بات یہ ہے کہ مولوی نور محمد صاحب مرید و خلیفہ تھانوی صاحب اور تمام دیو بندی اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو "حضور" لکھتے، پڑھتے اور بولتے ہیں۔ چنانچہ عبارت مذکورہ میں مولوی نور محمد صاحب نے دوبار لفظ "حضور" لکھا ہے المنجد عربی، مصباح اللغات دیو بندی اور فیروز اللغات ص ۵۸۸ اردو میں لکھا ہے کہ "حضور" (ع) ذکر (معانی) حاضری، موجودگی، حضرت قبلہ، خداوند وغیرہ گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضور بول کر یہ تسلیم کرلیا جاتا ہے کہ آپ کی موجودگی و حاضری برحق ہے اسی سے حاضر و ناظر ہے جو موجود ہو وہ ناظر بھی ہوتا ہے۔ اہل اسلام کی معتبر کتاب مفردات امام راغب ص ۲۷۵ میں ہے کہ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِیْرَةِ حضور علیہ الصلوٰۃ

1۔ حاشیہ دلائل الخیرات مطبوعہ نور محمد خیر کثیر، صفحہ 189

والسلام کو حضور مان کر حاضر کا انکار کمال جہالت اور انتہائی بے وقوفی ہے۔

تعجب یہ کہ "یا سیدنا محمد" پڑھنے والا یہ تصور کرے کہ میں روضہ مطہرہ کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کر رہا ہوں۔" جہاں بھی بیٹھا ہوا اپنے کو بارگاہِ رسالت میں حاضر جانے۔ ایک ادنیٰ عاصی بندہ تو حاضر و ناظر ہوسکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جو النبی اولی بالمومنین من انفسهم کہ نبی مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہے۔(1) کو حاضر و ناظر مان لیا جائے تو کیونکر شرک ہوگا۔ مولوی نور محمد صاحب دیو بندی جو کمال امتی کے لئے تسلیم کریں۔ اگر اہل سنت وہی کمال حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے مانیں تو آخر کیوں مشرک ٹھہریں؟

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ ۱۲۔ سعیدی غفرلہٗ

۱۹۔ امت دیو بند کے تجربہ کار حکیم مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنے مجربہ نسخہ پر عمل کرتے ہوئے بارگاہِ نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں یوں فریادی ہو کر ندا کرتے ہیں۔

یَا شَفِیْعَ الْعِبَادِ خُذْ بِیَدِیْ	اَنْتَ فِی الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمِدِیْ
دست گیری کیجئے میرے نبی	کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
لَیْسَ لِیْ مَلْجَاءٌ سِوَاکَ اَغِثْ	مَسَّنِیَ الضُّرُّ سَیِّدِیْ سَنَدِیْ
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ	فوج کلفت مجھ پہ غالب ہوئی
غَشَّنِیَ الدَّهْرُ یَا بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ	کُنْ مُغِیْثًا فَاَنْتَ لِیْ مَدَدِیْ
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف	اے میرے مولا خبر لیجئے میری
یَا رَسُوْلَ الْاِلٰهِ بَابُکَ لِیْ	مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحَدٌ (2)

1۔ یہ معنی مولوی قاسم صاحب بانی مدرسہ دیو بند نے کئے ہیں۔ تحذیر الناس، صفحہ 17، مطبوعہ راشد کمپنی دیو بند آب حیات، صفحہ 58 از مولوی محمد قاسم نانوتوی دیو بندی

2۔ نشر الطیب مذہب بحوالہ

میں ہوں بس اور آپ کا دربار رسول   ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی (1)

۲۰۔ نیز تھانوی صاحب نے السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته(2) کو تیرہ بار ذکر فرما کر السلام۔ علیک۔ ایھا النبی۔ یعنی یا نبی سلام علیک کے جواز کی شہادت پیش فرما کر مسلک حقہ اہل سنت کی تائید کی ہے۔ شہنشاہ حکمت مولوی تھانوی صاحب گئے مر اور مریضان دیو بند کے معدے گئے بگڑ، علاج صحیح نہ ہوسکا۔ پرانا نسخہ جو ہر لحاظ سے مفید تھا راس نہ آیا۔ جب بھی مریضوں نے ''یارسول اللہ'' سنا تو فوراً بدہضمی کا شکار ہو گئے۔ کفر کے گندے جراثیم کی ڈکاریں آنا شروع ہو گئیں، تو ''پنڈت نہرو'' کراڑ و ہندو گاندھی پر سلام (3) پڑھنے لگے اور ''یارسول اللہ'' علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھنے پر کفر وشرک کا فتویٰ لگا کر صد سالہ جشن دیو بند میں اندرا گاندھی اور اس کے بیٹے سنجے گاندھی کے لئے قیام(4) تعظیمی کر کے ان کی دعوتیں(5) کھا کر اپنی عقیدت و محبت اور مشل ہونے کا اظہار کیا۔ ولا حول ولا قوة الا بالله

۲۱۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا یہ واقعہ منکرین ''یارسول اللہ'' کے حرمان و خذلان کا باعث ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ کسی ولی کے انتقال کے بعد ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا گیا تو وہ یہ کہہ(6) رہے تھے کہ محمد رسول الله نبی امی خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یہ پہلی کتاب میں ہے۔ پھر کہا سچ فرمایا۔ سچ فرمایا۔ پھر کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ السلام علیکم یا رسول الله ورحمة الله وبرکاته اور پھر ویسے ہی مردہ ہو گئے جیسے کہ تھے(7)۔

1۔ نشر الطیب، صفحہ 194   2۔ نشر الطیب، صفحہ 323و324   3۔ دیو بندی مذہب بحوالہ
4۔ روئیداد صد سالہ جشن دیو بند   5۔ امروز اخبار
6۔ علمائے دیو بند اور وہابیہ کے امام مولوی ابن قیم الجوزی لکھتے ہیں کہ حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام حضرت زید بن خارجہ وہ ہیں کہ ''الذی تکلم بعد الموت'' وفات کے بعد بھی بول پڑے۔ جلاء الافہام عربی، صفحہ 11   7۔ جمال الاولیاء، صفحہ 39

مھلہ چند باتیں۔

(۱) اولیاء اللہ کا بعد از وصال بولنے پر طاقت رکھنا۔

(۲) سرکار آخری نبی ہیں بعد از وفات بھی یہی عقیدہ ضروری ہے۔

(۳) وفات کے بعد بھی یارسول اللہ کہنے کا تصور رکھنا چاہئے۔

(۴) ولیوں، مسلمانوں کی علامت یہی ہے کہ وہ ''یارسول اللہ'' کہیں۔

۲۲۔ تھانوی کے یا نبی الله بصیغہ خطاب کہنے کا واقعہ ہدیہ ناظرین ہے۔ ڈھاکہ مشرقی بنگال میں ایک بزرگ نے جو حکیم الامت تھانوی صاحب کے شناسا نہ تھے، خواب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہیں۔ ''اشرف علی صاحب کو میرا سلام پہنچانا'' ان بزرگ نے عرض کی حضور (علیک الصلوٰۃ والسلام) میں اس (اشرف علی) سے واقف نہیں۔ ارشاد ہوا ''ظفر احمد کے ذریعے'' یہ بزرگ مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی جو حکیم الامت کے حقیقی بھانجے ہیں اور ڈھاکہ ہی میں مقیم تھے۔ اس سے واقف تھے، چنانچہ صبح کو ان بزرگ نے مولانا ظفر احمد صاحب سے واقعہ کا اظہار کیا اور مولانا موصوف نے اس کی اطلاع حکیم الامت کی خدمت میں کردی۔

جب حکیم الامت تک یہ مژدہ پہنچا تو آپ پر ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ اور بے ساختہ زبان سے نکل گیا کہ ''وعلیک السلام یا نبی الله' اور اس کے بعد فرمایا کہ آج تو دن بھر صرف درود شریف ہی پڑھوں گا، اور باقی سب کام بند..........سوانح نگار نام نہاد مولوی غلام محمد صاحب لکھتا ہے کہ ''اس سے حکیم الامت کی شان عالی اور عند اللہ آپ کی مقبولیت و محبوبیت عیاں ہے(1) اس عبارت سے جو باتیں سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف نور نہیں بلکہ بمبالغہ انور ہیں۔

(۲) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خواب میں آ کر دیدار کرانے کی قدرت رکھتے ہیں۔

(۳) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم روضۂ اطہر میں رہتے ہوئے بنگالی بزرگ مولوی ظفر

1۔ حیات اشرف، صفحہ 101و102 مطبوعہ تھانوی کراچی

اورتھانوی صاحب کو جانتے ہیں۔تو پھر تمام امتیوں اوران کے احوال واعمال کو کیوں نہیں جانتے؟ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔کہ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلَّ شَیْءٍ وَ عَرَفْتُ "وَفِیْ رِوَایَۃِ عَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کِلَا ھُمَا فِی الْمِشْکٰوۃِ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ عِلْمِ نبیہ! وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَانًا لِکُلِّ شَیْءٍ۔

(۴) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام روضہء مقدس میں زندہ موجود ہیں۔

بولنے وسلام دینے اور جب چاہئیں جس کے لئے چاہئیں جیسے چاہئیں آنے جانے کا اختیار رکھتے ہیں۔

(۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ کے حکم "وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ" کی طرح واسطے اور وسیلے کا حکم فرماتے ہیں۔

(۶) حکیم الامت صاحب پر یہ پیغام سن کر کیفیت طاری ہونا ایسا ہوسکنے کی صحت اور مسائل مذکورہ کی تائید کی بہترین دلیل ہے۔

(۷) بصیغہ خطاب یعنی" حاضر ناظر" "دیا" ندائیہ کے ساتھ سلام پڑھنا جائز ہے

(۸) سب کام بند کر کے درود شریف پڑھنے کا جواز اور اس پرعمل۔

(۹) سوانح نگار اس واقعہ کو مقبولیت ومحبوبیت عنداللہ سمجھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا تو اس واقعہ میں کوئی ذکر ہی نہیں ہے، یعنی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی مقبولیت ومحبوبیت کو عین بارگاہِ خدا کی مقبولیت ومحبوبیت سمجھتا ہے یعنی جو عندالنبی ہے وہ عنداللہ اور جو عندالنبی نہیں وہ عنداللہ بھی نہیں ہے کیا خوب فرمایا۔امام اہل سنت مجدد مائۃ رابع عشر، ماحی شرک و بدعت الشاہ احمد رضا علیہ الرحمۃ نے

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اس سے کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو وہاں نہیں تو یہاں نہیں

☆ غلام اللہ نہ بننے والے مولوی غلام محمد سوانح نگار مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مولوی مناظر کے مضمون سے لکھتے ہیں کہ۔

۲۳۔ بعض خاص نوعیت کے متعلق مشہور کر دیا گیا ہے کہ دیو بند کی طرف منسوب ہونے والے علماء کا ان مسائل میں یہ خیال ہے حتیٰ کہ بے جانے بھی لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ دیوبندی اس کا یہ جواب دے گا مثلاً یہ سوال کہ "یارسول اللہ"، صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کا مسلمانوں میں عام رواج جو پایا جاتا ہے دیوبندی مولوی اس کو کبھی جائز نہیں کہہ سکتا مگر سنئے دیوبندیوں کے پیشوا تھانوی صاحب کیا خیال تھا فرمایا کہ:

شوقا اذا ما ذو نافیہ (کمالات اشرفیہ ص۵)

۲۴۔ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے قلوب کا جو اشتیاقی تعلق ہے اس تعلق کا اظہار" یارسول اللہ"، صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی کرتا ہو یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کہنے میں اس کو لذت ملتی ہو تو مولانا تھانوی صاحب اس صورت میں" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کی اجازت دیتے تھے۔البتہ استعانۃ واستغنۃ فرمایا کہ جائز ہوگا(1)۔

۲۵۔ حافظ سید عنایت علی شاہ خلیفہ مجاز مولوی اشرف علی صاحب تھانوی "**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ**" کے جواز کے قائل ہیں(2)۔

۲۶۔ علمائے دیوبند کے ملجاء (جائے پناہ) اور دائرہ تحقیق کے مرکز وحید عصر شیخ ہند کے جانشین مولوی حسین احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں کہ پانچ طریقوں سے" یارسول اللہ" پڑھنا جائز ہے۔

" مسئلہ نداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں۔اور یہ (دیوبندی) حضرات نہایت تفصیل فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لفظ (۱) یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر بلا لحاظ معنی ایسی طرح نکلا ہے جیسے لوگ بوقت مصیبت وتکلیف ماں اور باپ کو پکارتے ہیں تو بلاشک جائز ہے۔علیٰ ہذا القیاس (۲) اگر بلحاظ معنی درود شریف کے ضمن میں کہا جاوے گا تو بھی جائز ہوگا۔علی ہذا القیاس (۳) اگر کسی سے غلبۂ محبت وشدت وجد وتوفر عشق میں نکلا ہے تب بھی جائز ہے اور اگر اس (۴) عقیدہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضور اکرم

1۔حیات اشرف، صفحہ 249 2۔باغ جنت، صفحہ 386

صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے فضل وکرم سے ہماری نداء کو پہنچادے گا۔ اگرچہ بروقت پہنچا دینا ضروری نہ ہوگا مگر اس امید پر وہ ان الفاظ کو استعمال کرتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ علی ہذا القیاس (۵) اصحاب ارواح طاہرہ ونفوس ذکیہ جن کو بعد مکانی اور کثافت جسمانی اپنے فرائض کی تبلیغ مانع نہ ہوں۔ اس میں بھی کوئی قباحت نہیں مگر ہر دو طریقہ اخیرہ میں عوام کے سامنے نہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ اپنی کم فہمی کے باعث سے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت یہ عقیدہ ٹھہرا لیتے ہیں کہ جیسے جناب باری عز اسمہ، پر جملہ اشیاء ظاہریہ وباطنیہ مخفی نہیں اور ہر جگہ کہ جملہ امور اس کے نزدیک حاضر ومعلوم ومسموع ہیں اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمام اشیاء معلوم ہیں اور آنجناب کو عالم الغیب خیال کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ عالم الغیب والشہادہ ہونا صفات مخصوصہ جناب باری عز اسمہ سے ہے اور اس طرح ندا کرنا حضور علیہ السلام کو بایں اعتقاد کہ آپ کو ہر منادی کی ندا کی خبر ہو جاتی ہے ناجائز ہے۔ وہابیہ خبیثیہ یہ صورت نہیں نکالتے اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں(1)۔

۲۷۔ علمائے دیوبند کے مرحوم مفتی مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی سلام پڑھنے کا طریقہ یوں تحریر کرتے ہیں۔

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں کا حکم دیا ہے۔ ایک صلوٰۃ دوسرے سلام۔ سلام کا طریقہ تو التحیات میں ہمیں بتلا دیا گیا ہے۔ **السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبركاته اقول و باالله التوفيق۔ السلام علیک ایها النبی الخ** کی برکتیں (ترجمہ از مولوی خیر محمد جالندھری دیوبندی نماز حنفی ص ۲۵)

جب یہ معنی تصور کر کے بطور انشاء نماز میں مخاطب ہو کر یا" ندائیہ کے ساتھ سلام پڑھنا جائز ہے تو نماز کے باہر کیوں شرک ہے جبکہ فرمان ایزدی ہے کہ میرے محبوب پر سلام پڑھو اور سلام پڑھنے کا طریقہ التحیات والا ہے تو نماز کے باہر بھی جائز ہے اگر شرک کہا جائے تو عجیب شرک ہے کہ نماز میں شرک کر لو اور نماز کے باہر سلام نہ پڑھو پھر طرفہ یہ کہ ہر مسلمان

1۔ الشہاب الثاقب، صفحہ 64، 65 مطبوعہ اعزازیہ دیوبند

معلم، متعلم کو التحیات پڑھاتا، سکھاتا ہے تو اس صورت میں نہ کوئی استاذ شرک سے بچا نہ ہی شاگرد۔ نہ دیوبندی بچے اور نہ ہی وہابی۔ غضب ہو گیا۔ کیسی نماز اور کیسی التحیات کہ سب کو مشرک کر ڈالا (العیاذ باللہ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و حسد کا نتیجہ ہے اور اسی کا نام ہے دیوبند کی الٹی منطق۔

"یارسول اللہ" پڑھنے سے کون چڑتے ہیں

صدر مدرس دیوبند مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی ثم مدنی لکھتے ہیں۔

۲۸۔ وہابیہ عرب (وعجم) کی زبان سے بارہا سنا گیا ہے کہ "**الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله**" کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین (مکہ ومدینہ کے لوگوں) پر سخت نفرین (لعنت وملامت) اس نداء (**يا رسول الله**) اور خطاب (**الصلوٰة والسلام عليك**) پر کرتے ہیں اور ان (مسلمانانِ مکہ ومدینہ) کا استہزاء (ٹھٹھا کرنا) اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس (دیوبندی) بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ میں صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب (**الصلوٰة والسلام عليك**) اور نداء (**يا رسول الله**) کیوں نہ ہو مستحب ومستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین (دیوبندیوں) کو اس (**الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله** پڑھنے) کا امر (حکم) کرتے ہیں اور اس تفصیل کو (بطور پڑھنے کے) مختلف تصانیف وفتاویٰ میں ذکر فرمایا ہے...... وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ "**يا رسول الله**" (صلی اللہ علیہ وسلم) میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے اور یہ وجہ بھی ان کے نزدیک سبب مخالفت کی ہے حالانکہ یہ اکابر (مولوی محمد قاسم دیوبندی، مولوی رشید احمد دیوبندی، مولوی اشرف علی دیوبندی، مولوی خلیل احمد دیوبندی وغیرہ) مقدسان دین متین اس کو ان اقسام استعانت میں سے شمار نہیں کرتے جو کہ مستوجب شرک یا باعث ممانعت ہو...... اسیٰ وجہ سے نداء بلفظ "**يا رسول الله**" اور خطاب (**الصلوٰة والسلام عليك**) حاضرین مسجد نبوی وبارگاہ مصطفوی کے واسطے جائز ومستحب فرماتے ہیں اور

وہابیہ وہاں بھی منع کرتے ہیں دو وجہ سے اولاً، یہ کہ استعانت بغیر اللہ تعالیٰ ہے اور دوم یہ کہ ان (وہابیہ خبیثہ) کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیٰوۃ البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں۔ پس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہی ان کا ہوگا۔ یہ جملہ عقائدان (وہابیوں) کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر وباہر ہیں جنہوں نے دیارِ نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کران لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح ان کے عقائد پر مطلع ہوا ہو۔ یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام ودعا وغیرہ پڑھنا مکروہ بدعت شمار کرتے ہیں۔ انہی افعال خبیثہ واقوال واہیہ کی وجہ سے اہل عرب (اہل سنت) کو ان (وہابیوں خبیثوں) سے نفرت بے شمار ہے۔

وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام ودرود برخیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے اور ورد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً

يَا اَشْرَفَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مِنْ الْوَذُبِهٖ　　سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمَ

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز تیرے بروقت نزول حوادث

حالانکہ ہمارے (دیوبندی) مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہتے ہیں اور ان کو کثرت درود وسلام وتحزیب وقرأت دلائل وغیرہ کا امر (حکم) فرماتے رہے ہیں۔ ہزاروں کو مولانا گنگوہی ومولانا نانوتوی نے اجازت عطا فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہتے ہیں۔ اور مولانا نانوتوی مثل شعر بردہ فرماتے ہیں۔

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا　　نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے کون پوچھے گا　　بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غمخوار

مولانا ذوالفقار علی دیوبندی نے فہم عوام کے واسطے قصیدہ بردہ کی اردو میں شرح

فرمائی اور اس کو باعث سعادت خیال فرمایا۔ غرض ہمیشہ یہ جملہ (دیوبندی) اکابران سب ''یارسول اللہ'' قصیدہ بردہ قصیدہ ہمزیہ۔ دلائل الخیرات وغیرہ کی قرأت وغیرہ کی اجازت دیتے رہے(1)۔

صدر علمائے کانگریس ودیوبند مولوی حسین احمد صاحب مدنی، ٹانڈوی کی تحقیق کا یہ نتیجہ نکلتا ہے۔

الحاصل ثابت ہوگیا کہ جب تک منادیٰ (جس کو پکارا گیا ہے) میں صفات الوہیت یعنی علم غیب ذاتی اور سماع ذاتی تسلیم کر کے نداء نہ کی جائے۔ محض نداء سے اور ''یارسول اللہ'' صلی اللہ علیہ وسلم کہنے سے یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کہنے سے شرک نہیں لازم آتا اور نہ ان کا معبود بنتا۔

۲۹۔ دیوبند کے قطب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے کسی نے سوال کیا'' پڑھنا اشعار کا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا　　يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِهَمٍّ مُّغْرَقٍ　　خُذْ يَدِیْ سَهِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا

یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا پڑھنا

يَا اَشْرَفَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مِنْ الْوَذُبِهٖ　　سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

حالانکہ ہمارے (دیوبندی) مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند اور اسی قسم کے اشعار نعتیہ واستمدادیہ، منسوب مولانا جامی ودیگر علماء ہیں اور شاید اشعار مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مولانا محمد قاسم صاحب کے بھی بطور قصیدہ نعتیہ متضمن اشعار استمدادیہ ہیں۔ پس یہ اشعار استعانت استغاثہ بغیر اللہ تعالیٰ کے خواہ ضمن نعت میں تبعاً خواہ تنہا مستقل بطور وظیفہ یا کسی اور نیت سے جائز ہیں یا مستحب یا ممنوع اور شرک ہیں۔ اگر ناجائز اور شرک ہیں تو ان کے مصنفوں کے حق میں کیا کہا جائے گا کہ وہ اکابر

1۔ الشہاب الثاقب، صفحہ 66-65

دین تھے اور پیشوائے اہل یقین۔

جواب: یہ خود معلوم آپ کو ہے کہ نداء غیر اللہ دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ ان کو عالم سامع مستقل عقیدہ کرے ورنہ شرک نہیں۔ مثلاً یہ جانے کہ حق تعالیٰ ان کو مطلع فرما دے گا۔ یا باذنہ تعالیٰ انکشاف ان کو ہو جائے گا۔ یا باذنہ تعالیٰ ملائکہ پہنچا دیں گے جیسا کہ درود کی نسبت وارد ہے یا محض شوقیہ کہتا ہو۔ محبت میں یا عرض حال اور محل تحسر (اظہار حسرت) وحرمان میں کہ ایسے مواقع میں اگرچہ کلمات خطابیہ بولتے ہیں لیکن ہرگز نہ مقصود اسماع ہوتا ہے نہ عقیدہ۔ پس انہیں اقسام سے کلمات مناجات واشعار بزرگان کے ہوتے ہیں کہ فی حد ذاتہ نہ شرک نہ معصیت، مگر ہاں بوجہ موہم ہونے کے ان کلمات کا مجامع میں کہنا مکروہ ہے کہ عوام کو ضرر ہے اور فی حد ذاتہ ابہام بھی ہے(1)۔

۳۰۔ دیوبندی فرقہ کی جزو لاینفک تبلیغی جماعت کی مشہور ومعروف کتاب "تبلیغی نصاب" مؤلفہ مولوی زکریا صاحب جو فرقہ دیوبندی کے ممتاز قلم کار اور ان کے شیخ الحدیث تھے کتاب مذکور کے حصہ فضائل درود شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔

دیوبندیہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے **السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ** وغیرہ کے **الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ**۔ اسی طرح اخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے(2)۔

۳۱۔ تبلیغی سربراہ مولوی محمد زکریا صاحب عاشق رسول، سلطان المشائخ حضرت علامہ سیدی عبدالرحمٰن جامی قدس سرہٗ السامی نقشبندی کا واقعہ اپنے والد سے روایۃً نقل فرمایا ہے جو اس طرح ہے۔

جب اس ناکارہ (مولوی زکریا) کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی گنگوہ میں اپنے والد

1۔ فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 312   2۔ تبلیغی نصاب، صفحہ 700، 702

صاحب سے یہ کتاب (یوسف زلیخا) پڑھی تھی اسی وقت ان کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سنا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا قصہ یہ سنا کہ مولوی جامی نور اللہ مرقدہ واعلی اللہ مراقبہ یہ نعت کہنے کے بعد (جام امیران سے) جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضہ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذب شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا وہ آ رہا ہے۔ اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا۔ ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ یہ کوئی مجرم نہیں، بلکہ اس نے کچھ اشعار لکھے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا۔ اور بہت اعزاز واکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے میں یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں لیکن اس وقت اپنے ضعف بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعت کتب سے معذوری ہے۔ ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس کی ناکارہ زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں...... اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ (زکریا صاحب) کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک ذہن میں ہے اور اس میں (واقعہ اور ہاتھ نکلنے میں) کوئی استبعاد نہیں سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ مشہور اکابر صوفیا میں سے ہیں، ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دست مبارک باہر نکلا اور

انہوں نے اس کو چوما(1)۔ اس ناکارہ (مولوی زکریا) کے رسالہ فضائل حج کی حکایات زیارت مدینہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۳ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی (رحمۃ اللہ علیہ) کی کتاب الحاوی سے گذر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضۂ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کیے گئے ہیں(2)۔

بقول مولوی زکریا نظم ونعت اور بفرمان سلطانِ دوجہاں اشعار علامہ جامی کے یہ ہیں۔

ز مہجوری بر آمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم (3)
نہ آخر رحمۃ للعالمینی ! ز محروماں چرا غافل نشینی

۳۲۔ان اشعار کا ترجمہ مولوی اسعد اللہ دیوبندی خلیفہ تھانوی صاحب کی زبانی ملاحظہ فرماویں

(۱) آپ کے فراق سے کائناتِ عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسول خدا نگاہ کرم فرمایئے اے ختم المرسلین رحم فرمایئے۔

(۲) آپ یقیناً رحمۃ للعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں(4)۔

۳۳۔صد سالہ مذہب دیوبند کے ایک پیشوا مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے عاشق رسول امام بوصیری علیہ الرحمۃ کے قصیدہ بردہ کی شرح میں ندا کر کے منکرین کے سر سے پانی گذار دیا۔

از فروغ تست روشن دین و دنیا ہر دو جا
بر تو باد از خدا صلوٰت یا بدر الدجیٰ
کے ملک کر دے بہ پیش آدم خاکی سجود
نور تو وردی نبودے گر ودیعت اے ہدیٰ (5)

1۔تبلیغی نصاب فضائل درود شریف، صفحہ 803-802، افاضات یومیہ، جلد 1، صفحہ 492، بنیان المشید، صفحہ 15-21
2۔تبلیغی نصاب، صفحہ 803
3۔تبلیغی نصاب، صفحہ 804
4۔ایضاً، صفحہ 806-805
5۔عطر الوردہ، صفحہ 30

۳۴۔علمائے دیوبند کے مقتدر عالم دین مولوی عبدالحیٔ لکھنوی کے فتاویٰ میں دیوبندی مکتب فکر کے مولوی محمد اسحٰق صاحب کے جوابات میں سوال نمبر ا کا جواب درج ذیل ہے۔

جواب سوال اول نمبر ا کہنا یا رسول اللہ ساتھ "صلوٰۃ وسلام" کے یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جائز ہے جیسا کہ التحیات یعنی السلام علیک ایھا النبی وغیرہ یعنی قرآن سے یا ایھا المزمل، یا ایھا المدثر، یاایھاالنبی، یا ایھا الرسول حدیث سے یااحمد یا رسول اللہ، مسلم شریف(1) یا محمد انی اتوجہ الیک ابن ماجہ سے سمجھا جاتا ہے(2) (جائز ہے)

اذان میں انگوٹھے چومتے وقت یارسول اللہ پڑھنا

۳۵۔علمائے دیوبند کے مستند عالم دین مولوی عبدالحیٔ صاحب لکھنوی اپنے فتاویٰ میں سوال کا جواب دیتے ہوئے راقم ہیں۔

جواب: فقہا مستحب نوشتہ اند وحدیثے ہم درین باب نقل مے سازند و درامر مستحب فاعل وتارک ہر دو قابل ملامت وتشنیع نیستند در جامع الرموز مے آرد۔

اعلم انه يستحب ان يقال عند سماع الاول من الشهادة صلى الله عليك يا رسول الله و عند سماع الثانية قرة عيني بك يا رسول الله ثم يقال اللهم متعني بالسمع والبصر و بعده وضع ظفر اليدين على العينين فانه صلى الله عليه وسلم يكون قائد له الجنة كذا في كنز العباد انتهى(3)

یعنی فقہاء نے انگوٹھے چومنا مستحب لکھا ہے۔ اور ثبوت میں حدیث بھی پیش کرتے ہیں۔ مستحب کام کرنے یا چھوڑنے والا قابل ملامت نہیں ہوتے۔ جامع الرموز میں لکھا ہوا ہے "جان لو بیشک یہ مستحب ہے کہ پہلی دفعہ "اشهد ان محمدا رسول الله" سن کر یہ کہا جائے۔ "صلى الله عليك يا رسول الله" اور جب دوسری بار سنے تو کہے "قرة

1۔جلد2، صفحہ 411
2۔مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی، جلد1، صفحہ 337
3۔مجموعہ فتاویٰ عبدالحی، جلد3، صفحہ 42

عینی بک یا رسول الله اور پھر یہ کہا جائے اللھم متعنی بالسمع والبصر" اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر رکھا جائے اس لئے کہ جو ایسا کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہشت کی طرف اس کی قیادت فرمائیں گے کنز العباد میں بھی اسی طرح ہے۔

۳۶۔ حاشیہ تفسیر جلالین شریف درسی مطبوعہ مولوی نور محمد صاحب دیوبندی میں یہ عبارت معاندین ومخالفین کے لئے اور معترضین پر ناقابلِ تردید حجت ہے۔

"یقول الفقیر قد صح منْ العلمآء تجریز الاخذ بالحدیث الضعیف فی العملیات فکون الحدیث المذکور غیر مرفوع لا یستلزم ترک العمل بمضمونه وقد اجاب القھستاتی فی القول باستحبابه و کفانا کلام الامام المکی فی کتابه فانه قد شھد الشیخ السھروردی فی عوارف المعارف بوفور علمه و کثرة حفظه وقوة حاله وقبل جمیع ما اورده فی کتابه قوة القلوب ملخصاً من روح البیان ولقد فصلنا الکلام واطنبناه لان بعض الناس ینازع فیه لقلة علمه(1)

مذکورہ بالا جواب بلکہ حاشیہ نمبر ۱۳ مکمل انگوٹھے چومنے اور الصلوٰة والسلام علیک یا رسول الله کے جواز میں مؤید ہے لیکن بعض غبی الذہن دشمن عظمت رسول اپنی سابقہ روایات کے پیش نظر تفسیر جلالین شریف حاشیہ نمبر ۱۳ کی عبارت ادھوری پڑھ کر اپنی بدمذہبی کی آگ کو تند و تیز ہوا دینے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ ان کی طبع ناساز وفکر جان گداز پر "یقول الفقیر قد صح من العلمآء" سے لے کر مکمل عبارت جو بطور جواب مسطور ومرقوم ہے۔ برقِ آسمانی وسیفِ نورانی سے بھی بڑھ کر محرقہ ومقطعہ ہے پر نظر کیوں نہیں جاتی۔ میٹھا ہڑپ ہڑپ۔ کڑوا تھو تھو۔ آج کل کے ان نیم ملاؤں نے اسلام کو آماجگاہ طبع وعداوت رسول کا اکھاڑہ بنا ڈالا ہے: "نومن ببعض و نکفر ببعض ولا

1۔ تفسیر جلالین حاشیہ، صفحہ 13، صفحہ 357، مطبوعہ اصح المطابع کراچی

حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم"۔

۳۷۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانے سے آنکھیں دکھیں گی نہیں (بوادر النوادر ص ۴۰۹)

اذان کے بعد صلوٰة وسلام پڑھنا

۳۸۔ (۱) مولوی شمس الدین ابن قیم جوزی صحیح مسلم شریف کے حوالہ سے حدیث شریف میں لکھتے ہیں کہ حضور پرنور علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا کہ اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا عَلَیَّ فانه من صلی علی صلوٰة صلی الله علیه عشرا ثم سلوا الله لی الوسیلة(1) جب تم اذان سنو تو وہی الفاظ دہراؤ پھر صلوٰة و سلام پڑھو مجھ پر پس جو شخص مجھ پر درود پڑھے ایک بار، اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ پھر طلب کرو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ اللھم رب ھذه الدعوت التامة والصلوة القآئمة اتِ محمدا ن الوسیلة والفضیلة الخ۔

۳۹۔ اذان کے بعد بآواز بلند الصلوٰة والسلام علیک یا رسول الله پڑھنا اچھا کام ہے(2)۔

۴۰۔ بعد از آذان صلوٰة وسلام پڑھنے والے کو ثواب ملے گا(3)۔

۴۱۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتا ہے اور ہر دیوبندی بعد اذان کے درود شریف الصلوة والسلام علیک یا رسول الله پڑھ کر یہ دعا پڑھے اللھم رب ھذه الدعوة التامة والصلوة القآئمة ات سیدنا محمدا نِ الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا نِ الذی وعدته انک لا تخلف المیعاد(4)

۴۲۔ اہل سنت کے مشہور ماہنامہ رضائے مصطفیٰ سے درس کلام خدا برائے منکرین

1۔ جلاء الافہام، صفحہ 61و62 مشکوٰة شریف، صفحہ 64، مسلم شریف، جلد 1، صفحہ 166
2۔ فقہ حنفی کی مشہور ومعتمد کتاب "درمختار وردالمحتار، جلد 1، صفحہ 287
3۔ امام سخاوی محدث القول البدیع۔
4۔ بہشتی گوہر، مطبوعہ نور محمد کراچی۔

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا (قرآن)

یعنی ''رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو، جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر عامیانہ انداز میں نہ پکارو بلکہ تعظیم وتوقیر کے ساتھ **یا نبی اللہ یا رسول اللہ** کہہ کر بلاؤ۔ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس ص ۲۲۳۔

۴۳۔ ابن قیم جوزی

پیشوائے غیر مقلدین نے بھی یہی لکھا ہے کہ آپ کو نام لے کر نہ پکارا جائے بلکہ یا رسول اللہ کہا جائے کیونکہ کفار آپ کو نام لے کر پکارتے تھے اور مسلمان یا رسول اللہ کے ساتھ خطاب کرتے تھے۔ جلاء الافہام ص ۱۰۲۔

۴۴۔ اشرف علی تھانوی

دیوبندی حکیم الامت نے بھی اس تفسیر کو نقل کیا ہے کہ ''بعض لوگ حضور کو یا محمد کہہ کر پکارتے تھے اس میں اس کی ممانعت ہے کہ رسول کو اس طرح نہ پکارو...... اس کے بعد لوگ (صحابہ) اس طرح کہنے لگے۔ **یا رسول اللہ یا نبی اللہ** درمنثور میں حضرت ابن عباس سے یہی تفسیر منقول ہے(1)۔

۴۵۔ شبیر احمد عثمانی

دیوبندی شیخ الاسلام نے بھی اس تفسیر کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''مخاطبات میں حضور کے ادب وعظمت کا پورا خیال رکھنا چاہیے عام لوگوں کی طرح یا محمد کہہ کر خطاب نہ کیا جائے۔ بلکہ **یا نبی اللہ یا رسول اللہ** جیسے تعظیمی القاب سے پکارنا چاہئے۔

(حاشیہ عکسی حمائل شریف ص ۴۶۶)

معلوم ہوا کہ قرآن پاک تفسیر مبارکہ صحابہ کرام اور مفسرین و مخالفین کی مذکورہ تصریحات کے مطابق نعرۂ رسالت لگانا یا رسول اللہ پکارنا حق سچ اور جائز وثابت ہے اور جو

1۔ بیان القرآن، جلد2، صفحہ 70۔ طبع تاج

اس کو شرک و گناہ اور ''مردہ باد'' کہتا ہے۔ وہ خود گمراہ بے دین اور مردہ ہے مردود ہے۔

اگر چہ قرآن پاک کے ارشاد اور مذکورہ تصریحات کے بعد ہمیشہ کے لئے ''یا رسول اللہ'' پکارنے پر نہ کوئی قید لگا سکتا ہے اور نہ پابندی عائد ہوسکتی ہے مگر پھر بھی مناسب ہے کہ چند ایسی تصریحات بھی پیش کر دی جائیں جن سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کی طرح بعد از وصال بھی ''یا رسول اللہ'' یا نبی اللہ پکارنا جائز وثابت ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی ممانعت نہیں۔ سنئے

۴۶۔ بعد از وصال

عارف باللہ علامہ احمد حاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''مذکور آیت سے مستفاد ہوا کہ حیات و وفات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تعظیم کے ساتھ ندا جائز ہے۔ اور جو آپ کی توہین و تنقیص کرے وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہے اور کافر ہے (تفسیر حاوی جلد ۳ ص ۱۴۹)

۴۷۔ ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا کہ ''آپ کو حیات و بعد از وفات'' یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، یا حبیب اللہ، یا خلیل اللہ کہہ کر پکارا جائے۔

(شرح شفا جلد نمبر ۳ ص ۳۸۶)

۴۸۔ علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں فرمایا کہ ابن عباس، قتادہ، حسن، مجاہد سعید بن جبیر جیسے اکابر سے یہی یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہنے کی تفسیر منقول ہے اور یہ حکم نداء وفات سے لے کر اب تک جاری ودائمی ہے۔

(تفسیر روح المعانی جلد ۱۸ ص ۲۲۵)

(بحوالہ رضائے مصطفیٰ ص ۶ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ)

قارئین: ''**السلام علیک یا رسول اللہ**'' بطور درود شریف پڑھنا دیوبندیوں کے نزدیک بھی جائز ہے۔ جیسا کہ آپ اس رسالہ کے اوراق گذشتہ میں پڑھ چکے ہیں۔

۴۹۔ دنیائے صحافت کا عظیم حق گو صحافی

میاں عبدالرشید صاحب پاکستان کے کثیر الاشاعت روزنامہ نوائے وقت کے مشہور

ومعروف کالم نور بصیرت میں شرک و بدعت کے عنوان میں حق وصداقت کی تحریر نمود فرماتے ہیں۔

امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں خفیہ یہودی تحریک کے بارے میں غلط فہمیاں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی اور کو ان کے برابر سمجھنا شرک ہے۔ الحمدللہ کوئی مسلمان اس کا مرتکب نہیں ہوتا اب یارسول اللہ کہنے کو شرک بنالینا یا عقیدت سے ہاتھ چومنے کو شرک کہنا صریحاً زیادتی ہے۔ التحیات میں "ایھا النبی" کا کلمہ موجود ہے اور نماز میں سب التحیات پڑھتے ہیں اگر بزرگوں (1) کے پاس روحانیت کے لئے جانا شرک ہے تو پھر علماء کے پاس علم شریعت سیکھنے کے لئے جانا کیوں شرک نہیں۔ کالج وسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا کیوں شرک نہیں۔ ڈاکٹر کے پاس شفا کے لئے جانا کیوں شرک نہیں شرک ظلم عظیم ہے اس کی معافی نہیں اس لئے کسی مسلمان کو بے سوچے سمجھے مشرک کہنے کے لئے احتراز کرنا چاہیے۔ (روزنامہ نوائے وقت پاکستان)

صلوٰۃ وسلام بر خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

۵۰۔ حضرت ابو اسحاق بن شعبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ (یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ) پڑھنے کے بعد کہے اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اور جب مسجد سے نکلے تو بھی صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے بعد کہے اللھم انی اسئلک من فضلک............(شفا شریف ج ۲ ص ۲۵)

۵۱۔ ۵۲۔ حضرت عمر بن دینار فرماتے ہیں ان لم یکن فی البیت احد فقل

یااہل القبور: مفتی مدرسہ دیوبند نے (قبرستان پہنچ کر کیا پڑھنا چاہئے کا) جواب لکھا ہے کہ درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں اور طریق مشروع زیارت قبور کا یہ ہے کہ کہے السلام علیکم یا اہل القبور، انتم لنا سلف وانا انشاء اللہ بکم لاحقون یغفر اللہ لنا ولکم اس کے بعد اگر قل ھو اللہ وغیرہ پڑھ کر ثواب پہنچادے تو یہ بھی اچھا ہے۔ فتاویٰ دار العلوم دیوبند، جلد 5، صفحہ 450، مطبوعہ امدادیہ ملتان

السلام علی النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین السلام علی اھل البیت ورحمة اللہ وبرکاتہ............

(شفاء شریف، ج ۲، ص ۵۳۔ ۵۲)

مطبوعہ فاروقی کتب خانہ اہل حدیث ملتان۔ القول البدیع ص ۳۳، ص ۱۷۳ جلاء الافہام ص ۲۹۷ و ص ۷۳ ص ۳۰۰.................

(ترمذی شریف، ج ۱، ص ۲۱۔ ابن ماجہ ج ۱ ص ۹۹)

۵۸۔ مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی (کراچی) کے مکتبہ دار الاشاعت (جو محمد رضی عثانی دیوبندی کے زیر انتظام اشاعتِ کتب میں سرگرم عمل ہے) کی مطبوعہ کتاب مستطاب اصلی جواہر خمسہ میں ہے کہ حضرت قطب الاقطاب قطب عالم حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری قدس اللہ سرہ العزیز (مزار واقع اوچ شریف) نے اپنے اوراد میں لکھا ہے کہ جو مومن اس درود شریف کو پڑھے۔ اس کے اعمال نامہ میں حج کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو لکھ کر اپنے پاس رکھے، دنیا وآخرت کی تمام بلاؤں سے امن میں رہے اور عقبیٰ میں قرب سرکار احمد مختار صلوٰۃ وسلام علیہ نصیب ہوگا۔ درود معظم یہ ہے۔ الصلوة والسلام علیکم یا محمدنِ العربی الصلوة والسلام علیکم یا محمدنِ القرشی الصلوة والسلام علیکم یا محمدنِ المکی الصلوة والسلام علیکم یا نبی اللہ الصلوة والسلام علیکم یا محمد رسول اللہ الصلوة والسلام علیکم یا محمد حبیب اللہ الصلوة والسلام علیکم یا جد الحسن و الحسین الصلوة والسلام علیکم یاابا الفاطمة الزھراء الصلوة والسلام علیکم یا صاحب المنبر والمعراج محمد رسول اللہ صلی اللہ

(اصلی جواہر خمسہ ص ۱۰۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

اسی جواہر خمسہ میں یہ ندا وفریاد بھی موجود ہے۔

السلام علیکم یا رجال الغیب و یا ارواح المقدسہ اغیثونی بغوثة

وانظرونی بنظرۃ یا ر قبآء یا نکبآء و نجبآء و یا ابدال و یا او تادو یا اقطاب و یا قطب الاقطاب امددنی فی ھذا الامر سلمک اللہ تعالی فی الدنیا و الاخرۃ بحق محمد والہ اجمعین۔(اصلی جواہر خمسہ ص ۳۱۰، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی(1))

دیوبندی مطبوعہ کتاب میں ناد علی کے فضائل

(۱) گرفتار جمعہ کے دن مشت خاک پر سات بار پڑھ کر خاک ہوا میں اڑائے (۲) دشمن سے خوفزدہ، روزانہ ستر بار پڑھے (۳) مسحور آب چاہ پر دم کر کے غسل کرے اور پیئے۔ (۴) مریض آب باراں پر دم کر کے پیئے (۵) مغموم ہزار بار پڑھے۔(۶) مظلوم سات بار پڑھے اور تین بار پڑھ کر ظالم کے منہ پر پھونکے (۷) حب والا جمعہ کی ساعتِ اول میں ۴۸ بار پڑھے۔(۸) متہم ہر صبح کو ۴۰ بار پڑھے۔(۹) بے خوابی والا نمازِ جمعہ سے قبل ۲۵ بار پڑھے۔(۱۰) طالب غناء ہر صبح کو بات کرنے سے قبل ۹۱ بار پڑھے۔(۱۱) طالب دولت ہر صبح کو ۱۰۰ بار پڑھے۔(۱۲) اعداء کو مطیع کرنے والا روزانہ ۷۰ بار پڑھے۔(۱۳) اعداء کی زبان بندی کے لئے ۱۰ بار ۱۰ یوم تک پڑھے۔(۱۴) تحصیل مرادات والا روزانہ ۴۴ بار پڑھے۔(۱۵) پرانی بیماری والا روزانہ ۱۰ سے لے کر ۷۰ بار تک پڑھے (۱۶) زخم چشم وعقد اللسان والا ۲۰ بار تین روز پڑھے (۱۷) کشف القبور والا روزانہ ۷۰ بار پڑھے۔ (۱۸) طالبِ زیارت سرکار ابدقرار صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر سوتے وقت ہر شب کو تین ہزار بار پڑھے (۱۹) فتوح ابواب اقبال کے لئے روزانہ ۵۰۰ بار پڑھے۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْھَرِ الْعَجَائِبِ۔ تَجِدْہُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَآئِبِ کُلِّ ھَمٍّ وَّ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ وَ بِوَلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ۔

۶۱۔ حضرت شاہ عبدالعزیز استاذ المحدثین نے آٹھویں صدی کے بہت بڑے محدث بقیہ السلف جلیل القدر ولی اور ابدال والشیخ شہاب الدین ابوالعباس فاسی متوفی ۸۹۹ھ جو زروق کے نام سے مشہور تھے کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے مریدین اور

1۔(اصلی جواہر خمسہ ص ۴۵۲ وص ۴۵۳ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی، دیوبندی مستند کتاب خزینہ عملیات ص ۳۱۴ میں دل کی گھبراہٹ کے لئے)

شاگردوں کو یہ فرمایا ہوا تھا کہ۔

اَنَا لَمُرِیْدِیْ جَامِعٌ لِشَاتِہٖ   اِذَا مَا سَطَا جَوْرُ الزَّمَانِ بِنُکْبَتِہٖ

میں اپنے مرید کی پریشان حالی کو تسلی دینے والا ہوں، جب زمانہ نکبت وادبار سے اس پر حملہ آور ہو۔

وان کنت فی ضیق و کرب ووحشۃ   فناد بِیَا زَرُّوْقِ آت بِسُرْعۃ(1)

اگر تو کسی تنگی بے چینی اور وحشت میں ہو تا یا رزوق کہہ کر پکار، میں فوراً آموجود ہوں گا

(بستان المحدثین ص ۳۲۲ مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی۔ ترجمہ عبدالسمیع دیوبندی)

۶۲۔ خلیفہ غلام محمد دین پوری اور مولوی عبیداللہ سندھی دیوبندی کے خلیفہ مجاز اور دیوبندی مسلک کی مستند ہستی مولوی احمد علی صاحب لاہوری کے ملفوظات میں ہے کہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ

درود شریف کا کون منکر ہوسکتا ہے...... ہمارا ایمان ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس دفعہ خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ ملفوظات طیبات ص ۱۱۲۔۱۱۱ مطبوعہ خدام الدین لاہور۔

۶۳۔ مولوی عزیز الرحمٰن پانی پتی جو بقول مولوی حفیظ الدین احمد دیوبندی کے مولوی اشرف علی تھانوی مولوی اصغر حسین(2) دیوبندی اور مولوی حسین احمد ٹانڈوی صدر مدرس دیو

1۔ مسجد میں امام حنفی ہو اور غیر مقلدین میں کچھ آدمی وہاں نماز پڑھنے لگے اور آمین بالجہر وغیرہ کرنے لگے اور موجودہ امام مسجد کو گاہ گاہ صحیح معنی سمجھ کر وظیفہ شیأ اللہ پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے اس لئے غیر مقلدین نے اس کو مشرک قرار دے کر اس کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اب اس مسجد میں دو اذان اور دو جماعت ہوتی ہیں۔ ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں اور قدیم امام کو مشرک کہنا کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب:۔ دو اذانیں اور دو جماعتیں ایک مسجد میں جائز نہیں اور امام مذکور مشرک نہیں ہے اس کو مشرک کہنا غلط ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد 3، صفحہ 42۔ مطبوعہ امدادیہ ملتان

2۔ میاں اصغر حسین دیوبندی کے پاس مولوی عزیز اور مولوی حفیظ جب جا رہے تھے تو راستے میں کھیر والے کی دکان سے گزرے مولوی عزیز نے کہا واپسی پر یہاں سے کھیر کھائیں گے۔ جب میاں صاحب کے پاس پہنچے تو تھوڑی دیر کے بعد میاں صاحب نے فرمایا لیجئے کھیر کھائیے آپ کی خواہش بھی تھی۔ ۱۲

بند کے صحبت یافتہ (1) اور مکتسب فیض تھے، نے اپنی خزینہ عملیات کی کتاب میں حضور شافع یوم النشور، ملائکہ، مؤکلات خلفاء اربعہ اور اولیاء اللہ کو یا سے ندائیں کیں لکھیں اور اپنے اخلاف کو بھی اجازت دی۔ خزینہ عملیات کے صفحات پیش خدمت ہیں۔ ص ۳۱ پر یا جبرئیل، ص ۳۲ پر یا رسول ص ۴۸۔ ۳۱۵، ص ۲۷۶ پر یا جبرئیل یا دردائیل یا رفتمائیل یا تنکفیل ص ۵۳ پر ۳ بار یا حبیب وص ۱۲۴ پر یا حبیب کا مربع نقش ص ۵۶ پر یا ولی ص ۵۸ پر یا طھونا ص ۴۷ پر یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ص ۸۰ پر یا رفتمائیل واقسمت علیکم واغثنی علیکم ص ۱۱۶ پر یا محمد یا دافع البلیات ص ۱۲۲ پر یا محمد ص ۱۲۷ پر دوبار یا محمد ص ۱۲۸ پر ۵ بار یا مطیع ص ۱۵۴ پر یا محمد صلی اللہ علیک وسلم، یا حضرت ابا بکر صدیق یا حضرت عمر یا حضرت عثمان یا حضرت علی یا علی یا علی (رضی اللہ عنہم) ص ۱۷۲ پر یا عطائے علی۔

یا عطائے رسول ص ۱۷۶ پر دوبار یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا علی (رضی اللہ عنہ) ص ۱۹۱ پر دوبار یا ولد ص ۲۱۴ پر نادعلی اور ص ۲۷۰ پر یا عباد اللہ الصالحین پکارا گیا۔ لکھا گیا اور پکارنے ولکھنے کا طریق پیش کیا گیا۔ خزینہ عملیات۔ مطبوعہ مدینہ کمپنی کراچی۔

۶۴۔ مولوی اشرف علی تھانوی نام نہاد حکیم امت ومجدد ملت دیوبندی نے منشی غلام حسن شہید رحمۃ اللہ علیہ کی نعت کا یہ شعر تصدیقاً تائیداً اور تسلیماً اپنی زندگی کی آخری تصنیف میں نقل فرما کر اخلاف نامعقولان دیوبند کے منہ پر زبردست طمانچہ رسید کر کے مسلک اہل سنت کی حقانیت واضح کردی شعر ملاحظہ فرمادیں۔

قسم بقبلہ روئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رو است سجدہ بسوئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کا روئے مبارک جو قبلہ ہے آپ کی قسم آپ کی طرف سجدہ کرنا جائز ہے۔ ۱۲۔ السنۃ الجلیلۃ ص ۱۰۱ ابوادر النوادر ص ۱۳۹

ہر وقت اہل سنت پر بولنے والے: دیوبندی وہابی غیر مقلد مودودی مسعودی چیت

1۔ مقدمہ خزینہ عملیات، صفحہ 6

روڑی وغیرہ تھانوی صاحب ودیگر اکابر دیوبند پر کفر وشرک اور گستاخی کا فتویٰ شائع فرما کر ایمان داری کا ثبوت دیں؟ اسٹیج، منبر، اسمبلی ہال اور مختلف مقامات پر ندائے یارسول اللہ کی مخالفت کرنے والے اپنے دیوبندی اساتذہ مشائخ اور اکابر کے گریبانوں میں جھانک کر فتاویٰ بازی کا بازار گرم کیا کریں شاید خجالت سے بچ سکیں۔

۶۵۔ عمل کشائش!

فرقہ دیوبندی کے سلسلہ قادری میں منسلک، مولوی احتشام الحسن کاندھلوی اپنی کتاب غوثِ اعظم میں حضور پر نور سیدنا ومرشدنا السید الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل مبارک لکھا ہے۔ کہ جب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آتا تو آپ حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتے اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل نماز پڑھتے تھے۔ نماز کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور کہتے تھے۔

اغثنی یا رسول اللّٰہ علیک الصلوٰۃ والسلام

پھر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کی طرف متوجہ ہو کر دل ہی دل میں آہستہ آہستہ دو شعر پڑھتے تھے۔

أیدرکنی ضیم و انت ذخیرتی والظلم فی الدنیا وانت نصیرتی
وعار علی راعی الحمی وھو فی الحمی اذا ضاع فی البیداء بعیرتی

یعنی کیا مجھے بھی کوئی آفت پہنچ سکتی ہے کہ جب آپ کا تعلق میرے لئے ذخیرہ آخرت ہے۔ اور کیا میں بھی دنیا میں ظلم وستم کیا جاؤں گا، جبکہ آپ میرے معین ومددگار ہیں (1) یہ امر تو گلہ بان کے لئے باعثِ عار ہے کہ اس کے گلہ میں ہوتے ہوئے اس جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے"۔

ان ابیات کے پڑھنے کے بعد آپ اسی درود شریف کی کثرت کرتے تھے اس عمل کی برکت سے آپ پر سے اللہ تعالیٰ اس صدمہ اور آفت کو دور فرما دیتا تھا اور آپ اپنے مریدین

1۔ غوث الاعظم، صفحہ 23 طبع ادارہ اسلامیات لاہور۔

کو بھی مصیبت اور آفت کے وقت اس عمل کی تلقین فرماتے تھے۔

۶۶۔فرقہ دیوبندی کے مدرسہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولوی جو ایم اشرف لاہوری کو مسئلہ قربانی کے سنت یا واجب ہونے پر کچھ بھی نہ بتا سکے (جنگ لاہور) صلوٰۃ وسلام کے مسئلہ میں وجہ جواز پیش کرتے ہیں صلوٰۃ وسلام (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ کے پڑھنے میں میں کوئی شک نہیں کہ بہترین عبادت ہے اور ہر وقت اس کو پڑھنا باعث رحمت وبرکت ہے، مگر دیکھنا یہ ہے کہ آئندہ آنے والی نسلیں اس کو اذان کا جز تو نہیں سمجھ لیں گی، اگر اس کو اذان کا جز سمجھ لیا گیا تو بلاشبہ پھر یہ بدعت ہوگی۔ انصاف کی بات یہ ہے کہ اذان سے پہلے پڑھنے والے پڑھیں مگر اذان کی طرح اونچی آواز سے نہ پڑھیں، بلکہ آواز قدرے پست ہو اور اذان وصلوٰۃ وسلام میں اگر چہ آدھ منٹ کا فصل ہو تو پھر انشاء اللہ العزیز بدعت ہونے کا احتمال نہیں ہوگا(1)۔

۶۷۔غیر مقلدین کے امام ابن تیمیہ الحرانی نے ایک حدیث نقل کی ہے

"عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم!قال اذا انفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلینا دیا عباد اللہ احبسُوا یا عباد اللہ! فان للہ عزو جل فی الارض حاضرا سیحبسہ۔ ۱۲ (الکلم الطیب ص ۵۸) رواہ ابن السنی۔ قال امام النووی حکی بعض شیوخنا الکبار فی العلم انہ فعل ذلک فافاد۔ ۱۲۔ حص حصین ص ۱۷۴ و ص ۱۷۵، وقال ھذا عمل مجرب۔ ۱۲

یعنی حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل وغیرہ میں گم ہو جائے تو وہ اللہ کے بندوں کو پکارے اور کہے کہ میرے جانور کو پکڑو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہاں اللہ کے بندے حاضر ہوتے ہیں۔ جو اس کے جانور کو پکڑ لیتے ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے ایسا کیا تو فائدہ پایا اور یہ عمل مجرب ہے، یعنی اللہ

1۔روزنامہ جنگ جمعہ میگزین، صفحہ 1، 14 تا 20 جنوری، 1984ء

کے بندوں کو جب بوقت مصیبت پکارا جائے تو وہ مشکل حل کر دیتے ہیں۔

ع۔غوث اعظم سے فریاد ہے زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنا

۶۸۔بزرگانِ دیوبند کے قطب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں اس (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ) کا ورد کرنا بندہ جائز نہیں جانتا۔ اگرچہ شرک نہیں۔ اور اس عقیدے سے پڑھنا کہ شیخ کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہ تعالیٰ (یعنی اللہ کے حکم سے) شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں یہ بھی شرک نہ ہوگا۔ باقی (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنے والے) مومن کی نسبت بدظن ہونا بھی معصیت (گناہ) ہے اور جلدی سے کسی (پڑھنے والے) کو کافر ومشرک بنا دینا بھی غیر مناسب ہے(1)۔

۶۹۔حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مرشد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں۔" جو نداء نص میں وارد ہے۔ مثلاً یا عباد اللہ اعینونی(2) وہ باتفاق دیوبندی و بریلوی جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے۔ یہاں سے معلوم ہوگیا حکم وظیفہ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کا...... ہاں اگر وسیلہ وذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج نہیں(3)۔

۷۰۔مولوی حسین علی صاحب واں بھچروی جو مولوی غلام خاں کے استاذ اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد ہیں) کے پیر روشن ضمیر اور مرشد ارشد حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان صاحب، دامانی نقشبندی مجددی احمدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت لعل شاہ صاحب حج پر گئے تو مدینہ منورہ میں ایک جماعت دیکھی ان کا پیر بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ حلقہ بنا کر چکر لگاتے اور ہاتھ پر ہاتھ مارتے اور پڑھتے۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ۔ پیر صاحب ایک مرید کی طرف توجہ فرماتے۔ وہ حق حق کی ضرب لگاتا (اور مدہوش ہو جاتا) باقی چکر

1۔فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 340

2۔الکلم الطیب، صفحہ 58، لابن تیمیہ وحصن حصین شریف، صفحہ 175-174

3۔کلیات امدادیہ، صفحہ 77

لگاتے رہتے یونہی باری باری ہوتا اور تمام مریدوں پر (پیر صاحب) توجہ ڈالتے (خواجہ صاحب فرماتے ہیں لعل شاہ کو) میں نے کہا کہ وہ طریقہ قادریہ رکھتے ہیں(1) ملخصاً۔

دیو بندی، مشکل کشا و حاجت روا

۷۱۔ میاں جی محمدی کا لڑکا عبدالعزیز سخت بیمار پڑ گیا۔ اطبا نے جواب دے دیا والدین گھبرا گئے میاں جی نے خواب میں مولوی اسمٰعیل (امام الوہابیہ والدیانیہ) کو مسجد میں وعظ کرتے دیکھا۔ عبدالعزیز کو پیشاب کی ضرورت ہوئی۔ آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے مولوی اسماعیل کی طرف لے گیا جب عزیز اسماعیل کے سامنے پہنچا تو اس نے یا شافی پڑھ کر دم کر دیا خواب کے بعد میاں جی کی آنکھ کھلی تو بیوی کو جگا کر کہا کہ عبدالعزیز اچھا ہو گیا ہے۔ طبیب غلط کہتے تھے میں نے یہ خواب دیکھا ہے صبح ہوئی تو عبدالعزیز بالکل تندرست تھا(2)۔ بیمار کو صحت دینا بھی مشکل کشائی ہے۔ ڈاکٹر کی گولی کو قبض کشا کہنے والے مولوی اسماعیل کو غیب دان، متصرف، مختار کل اور مشکل کشا و حاجت روا ماننے والے محبوبان خدا کے ایسے کمالات پر کیوں کفر و شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

۷۲۔ مولوی احمد حسن اور مولوی فخر الحسن میں ایک دوسرے پر اَعْلَمْ ہونے کی جنگ تھی مولوی محمود حسن دیو بندی بھی کسی ایک جانب جھک گئے۔ واقعہ طول پکڑ گیا۔ ایک دن علی الصباح مولوی رفیع الدین دیو بندی نے۔ مولوی محمود کو اپنے حجرے میں بلایا۔ وہ حاضر ہوئے تو رفیع الدین نے فرمایا پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھو۔ محمود نے دیکھا تو خوب بھیگ رہا تھا۔ فرمایا کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی (قبر سے نکل کر) جسد عنصری سے میرے پاس آئے جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور لبادہ تر بتر ہو گیا اور یہ فرمایا کہ محمود حسن کو کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے۔ محمود نے کہا۔ حضرت میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں اس کے بعد میں اس قصہ میں کچھ نہ بولوں گا(3)۔

1۔ مجموعہ فوائد عثمانی فارسی، صفحہ 27 2۔ ارواح ثلاثہ، صفحہ 112، حکایت 66
3۔ ارواح ثلاثہ، صفحہ 288، حکایت 247

یہ ہے مٹی میں ملے ہوئے دیو بندی مردے کا علم غیب، تصرف، سمع، فہم و فراست، خروج و دخول قبر پر اختیار، دیو بندیوں کے اعمال و اقوال کی خبر، تعلّی، خیر و شر اور فتنہ و فساد کا علم اور امتناعی حکم مشکل کشائی و حاجت روائی۔ تعجب تو یہ ہے کہ دیو بندی مشکل کشا بغیر بلائے و پکارے قبروں سے نکل کر آ جائیں اور مشکل حل کریں۔ پھر طرفہ تماشا یہ کہ رفیع الدین بھی مطمئن اور محمود صاحب بھی مومن دونوں کو اہل سنت پر کئے جانے والا نہ کوئی اعتراض یاد رہا اور نہ ہی کوئی ہرزہ سرائی اور آج تک تمام دیو بندیوں کا اس پر ایمان! ملاحظہ فرماویں حاشیہ دیو بندی حکیم تھانوی صاحب کا! ارواح ثلاثہ ص ۲۸۹۔

۷۳۔ بانی مذہب دیو بندی مولوی محمد قاسم صاحب گنگوہ حاضر ہوئے۔ گنگوہی کی سہ دری میں کورا بدھنا رکھا تھا۔ نانوتوی صاحب نے اٹھایا کنویں سے ہمیں پانی بھر کر دیا۔ پانی کڑوا پایا۔ نمازِ ظہر کے وقت گنگوہی سے ملے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کنویں کا پانی تو میٹھا ہے قاسم صاحب نے کورا بدھنا پیش کیا۔ حضرت نے چکھا تو بدستور تلخ تھا۔ فرمایا اچھا اس کو رکھیں نمازِ ظہر کے بعد حضرت نے سب نمازیوں کو فرمایا کہ کلمہ طیبہ جس قدر ہو سکے پڑھو۔ اور حضرت نے بھی پڑھنا شروع کیا۔ بعدہٗ حضرت نے دعاء کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیر لئے۔ اس کے بعد بدھنا اٹھا کر پانی پیا تو شیریں (میٹھا) تھا سب نمازیوں نے چکھا تو کسی قسم کی تلخی نہ تھی بعد میں حضرت نے فرمایا کہ اس بدھنے کی مٹی اس قبر کی ہے جس پر عذاب ہو رہا تھا۔ الحمدللہ کلمہ کی برکت سے رفع ہو گیا(1)۔

سوال نمبر ۱: کیسے علم ہوا کہ یہ معذب کی قبر کی مٹی سے بنا ہے؟

سوال نمبر ۲: کیسے علم ہوا یہ معذب ہے بھی مسلمان؟

سوال نمبر ۳: کیسے علم ہوا کہ اس کے گناہ کلمہ طیبہ کی برکت سے معافی کے قابل ہیں؟

یہ ہے دیو بندیوں کا زندہ پیر جو بغیر التجاء کے غیب دان ہو کر عالم برزخ میں قبر والے کی مشکل کشائی کرتا ہے۔

۷۴۔ مولوی محمد قاسم صاحب کمشنر بندوبست ریاست گوالیار پریشانی میں مبتلا ہوئے۔

1۔ ارواح ثلاثہ، صفحہ 230 و صفحہ 321، حکایت نمبر 285۔ و صفحہ 358-357 حکایت نمبر 332

ریاست کی طرف سے تین لاکھ روپیہ کا مطالبہ ہوا۔ ان کے بھائی مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے وطن دریافت فرمایا عرض کیا دیو بند تعجب سے فرمایا! گنگوہ مولانا کی خدمت میں کیوں نہ گئے۔ اتنا دراز سفر کیوں اختیار کیا۔ عرض کیا حضرت یہاں عقیدت کھینچ لائی ہے۔ فرمایا۔ تم گنگوہ ہی جاؤ تمہاری مشکل کشائی رشید احمد ہی کی دعا پر موقوف ہے۔ میں اور تمام زمین کے اولیاء بھی اگر دعا کریں تو نفع نہ ہوگا چنانچہ واپس ہوئے اور بوسیلۂ حکیم ضیاء الدین حضرت (رشید احمد) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حکیم صاحب نے سفارش کی تو ارشاد فرمایا کہ میرا کوئی قصور نہیں بلکہ یہ صاحب مدرسہ دیو بند کے مخالف ہیں جو اللہ کا ہے۔ قصور وار اللہ کے ہیں۔ اللہ سے توبہ کریں بندہ بھی دعا کرے گا۔ ادھر انہوں نے توبہ کی اور ادھر مطالبہ سے برأت کا کمشنر صاحب سے حکم آگیا۔

(ارواح ثلاثہ ص ۳۵۹۔۳۶۰ حکایت نمبر ۳۲۷)

یہ ہیں واسطے اور وسیلے اور اسی کا نام ہے مشکل کشائی و حاجت روائی۔ مگر مولوی فضل الرحمٰن صاحب کی غیب دانی، قاسم صاحب کے بھائی کا مشکل کشائی کیلئے سفر کرنا مولوی فضل الرحمٰن صاحب کا مشکل کشائی کیلئے رشید کے پاس بھیجنا اور اس کی دعا پر مشکل کشائی کو موقوف کرنا۔ اپنی اور تمام ولیوں کی دعا سے عدم نفع کا علم۔ وسیلہ وسفارش دوسرے غیب دان کا بیان کہ یہ مدرسہ کا مخالف ہے۔ اللہ سے توبہ کریں۔ بندہ بھی دعا کرے گا۔ ادھر توبہ ادھر برأت۔

''کیا اسی عقیدہ کی اہل سنت کو بھی اجازت ہے کہ اولیاء اللہ کی دعا سے مشکل کشائی ہو جاتی ہے؟''۔

۷۵۔ مولوی محمد فیاض دیو بندی۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے مشکل کشا ہونے کا اقرار یوں کرتے ہیں۔

اے لقائے تو جواب ہر سوال مشکل از حل تو حل شود بے قیل قال

پھر اس کی تصدیق میں یہ لکھتے ہیں۔ مجھے یقین قطعی ہے کہ میری مشکل کو بجز ذاتِ گرامی کے اور کوئی شخص سارے ہندوستان میں دفع نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ میرے

عقیدے میں حضور والا ہی زمانہ موجودہ میں قطب الہند ہیں(1) دیو بندی عقیدے کے مطابق جو قطب ہوتا ہے وہ مشکل کشا بھی ہوتا ہے اور حاجت روا بھی، پھر اہلسنت کے لئے اس عقیدہ کو ماننے پر کفر وشرک کی مشین گن کیوں چلائی جاتی ہے؟ جب دیو بندی قطب مشکل کشا ہوتا ہے۔ اس وقت خداوند تعالیٰ کے پاس بھی یہ صفت ہوتی ہے یا نہیں؟ وہ مشکل کشا قطب ہوتا ہے۔ اس وقت خداوند تعالیٰ کے پاس بھی یہ صفت ہوتی ہے یا نہیں؟ وہ مشکل کشا قطب ہوتا بھی ہے یا نہیں؟ مرتا بھی ہے یا نہیں؟ خود بھی مشکلات میں پھنستا ہے یا نہیں۔ ملتانی ملاں کی دس شکلیں دیو بندی قطب اور معتقدین پر لاگو ہوتی ہیں یا نہیں؟......
مزید حوالے الامداد والاستعانت میں ملاحظہ فرما کر اپنے پختگی ایمان کا سامان فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے طفیل حق گوئی وحق پرستی کی توفیق بخشے۔ آمین

غیر مقلدوں کا فتویٰ

۷۶۔ علمائے غیر مقلدین کے پیشوا اور فرقہ غیر مقلد کے مربی مولوی وحید الزمان صاحب عقائد غیر مقلدین کی ترجمان کتاب ''ہدیۃ المہدیٰ'' میں لکھتے ہیں۔

"ما نقوله للعامة يا رسول الله او يا علی او يا غوث فبمجرد النداء لا نحكم بشركهم و كيف وقد نادیٰ رسول الله صلی الله عليه وسلم قتل بدر يا فلان بن فلان و يا فلان بن فلان وورد فی حديث عثمان بن حنيف يا محمد انی اتوجه بک الی ربی وورد فی الحديث يا عباد الله اعينونی"(2)

''جو کچھ عام لوگ یا رسول اللہ (ﷺ) یا علی (رضی اللہ عنہ) یا غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) پکارتے ہیں تو صرف اس پکار کی وجہ سے ہم انہیں مشرک نہیں کہہ سکتے اور یہ (حکم شرک) کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقتولین بدر کو نام لے کر پکارا ہے اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی) کی حدیث میں لفظ یا محمد (ﷺ) انی اتوجہ بک الی ربی موجود ہے۔ ایک اور حدیث میں یا عباد اللہ اعینونی (اے اللہ کے بندو

1۔ ارواح ثلاثہ، صفحہ 423-421 2۔ ہدیۃ المہدی، صفحہ 24,47,42,23

میری مدد کرو) بھی وارد ہے''۔

مدح الرسول ﷺ اہل مکہ حضور ﷺ کو یا سے پکارتے ہیں

امروز اشاعت خاص ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ 2 محمد طہ السقاف۔ مکۃ المکرمۃ

زرت الحبيب الذى انواره ملات — اقاصى الكون من عرب و من عجم
میں نے اس حبیب ﷺ کی زیارت کی — جسکے انوار سے عرب وعجم کی ساری کائنات بھرپور ہے

اعطاك ربى شانا لا مثيل له — به سموت وصنت الدين والقيم
میرے رب تعالیٰ نے آپکو وہ شان عطا فرمائی جسکی مثال نہیں — اس سے آپکو بلندی حاصل ہوئی اور آپ نے دین وسیدھی راہ کی حفاظت کی

أأحمد انت ام طه الذى فخرت — به السماوات و رب العرش والامم
میں آپ ﷺ کی مدح کروں یا طہٰ جس کے باعث — آسمان فخر کناں ہے اور عرش ومخلوق کا رب تعالیٰ

بعثك ربى لقوم انت راحمهم — انت الشفيع لمن ياتيك فى ندم
میرے رب نے آپ ﷺ کو ایسی قوم کی طرف بھیجا جس پر آپ رحم فرماتے ہیں — اور جو ندامت سے آپ کے سامنے حاضر ہو آپ اس کے شفیع ہیں

تطلب له العفو من رب السماء وما — ربى برادك حاشا يا ابالهمم
رب تعالیٰ سے آپ اس (نادم) کیلئے بخشش مانگتے ہیں اور — اے صاحب عزم نبی میرا رب آپ کی دعا رد نہیں کرتا

عدنان عفوا فلن يوفيك لى قلم — مهما كتبت سيبقى عاجزا قلمى
میں معافی کا طلبگار رہوں، میرا قلم آپ ﷺ کی مدح تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا — چاہے کس قدر لکھوں۔ میرا قلم عاجز ہی رہے گا

انت الشفيع لنا فى يوم وحدتنا — فى غربة البعث تبقى رافع العلم
تنہائی کے دن آپ ﷺ ہی ہمارے سفارشی ہیں، دوبارہ — اٹھتے ہوئے غربت کے دن آپ پرچم ہی اٹھائے ہوئے ہوں گے

اعطاك ربى مزايا لا مثال لها — لم يعطها الله الا صاحب الشيم
میرے رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ خوبیاں عطا کیں جن کی مثال نہیں — اللہ تعالیٰ سے یہ خوبیاں صرف اعلیٰ صفات کے مالک کو ہی ملتی ہیں

محمد خير خلق الله قاطبة — من حطم الشرك والاوثان والصنم
محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں بہترین ہیں — جس نے شرک اور بتوں کو تباہ کر دیا

يا سيد الخلق والاسلام اجمعه — من اخرج الناس من ظلم الى قيم

اے ساری مخلوق اور مسلمانوں کے سردار — جس نے لوگوں کو اندھیروں سے روشن راہ کی طرف نکالا

تبارك الله ربا لا مثيل له — ارسلك بالحق ربى راحما رحم
اللہ تعالیٰ برکت والا ہے، ایسا رب تعالیٰ جو بے مثال ہے — آپ کو میرے اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا خوب رحم کرنے والا

ارسلك ربى بشيرا رافعا ابدا — رأى الجهاد فلا تخشى ولا تضم

فاضل بریلوی کا فتویٰ

۷۸۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت، حامی سنت، ماحی شرک وبدعت الشاہ الامام مولانا احمد رضا خان بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کا ایمان افروز فتویٰ ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے فحول اور مفتیان ذوی العقول اس مسئلہ میں کہ کہنا یارسول اللہ، یاولی اللہ کا جائز ہے یا نہیں؟ اور مدد چاہنا پیغمبران اور ولی اللہ سے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ''یا مشکل کشا علی'' وقت مصیبت پر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے جب کہ انہیں بندۂ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں باذن الٰہی '' والمدبرات امرا'' سے مانے اور اعتقاد کرے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں ہل سکتا اور اللہ عزوجل کے دیئے بغیر کوئی ایک حبہ (دانہ) نہیں دے سکتا۔ ایک حرف نہیں سن سکتا پلک نہیں ہلا سکتا۔ اور بے شک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔ اس کے خلاف کا ان پر گمان محض بدگمانی وحرام ہے اور ایسے سچے اعتقاد کے ساتھ ندا کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ جامع ترمذی شریف وغیرہ کی حدیث ہے خود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو یہ دعا تلقین فرمائی کہ نماز کے بعد یوں کہیں۔ ''**یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذه لیقضی لی یا رسول الله!** میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی حاجت میں منہ کرتا ہوں تا کہ میری یہ حاجت پوری ہو، اور بعض روایات میں ہے ''**لتقضی لی یا رسول الله!**'' تا کہ حضور میری یہ حاجت پوری فرما دیں۔ اس نابینا نے بعد نماز یہ دعا کی، فوراً آنکھیں کھل گئیں طبرانی وغیرہ کی حدیث میں ہے۔ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی خلافت میں حضرت عثمان بن حنیف صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا ایک صحابی یا تابعی کو بتائی انہوں نے بعد نمازیوں ہی ندا کی کہ "یارسول اللہ" میں حضور کے وسیلے سے اس حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہوں ان کی حاجت بھی پوری ہوئی۔ پھر علماء ہمیشہ اسے قضائے حاجات کے لئے لکھتے آئے۔ نیز حدیث میں ہے

"اذا اراد عوناً فلینا داعینونی یا عباد الله"

جب استعانت کرنا اور مدد لینا چاہے تو یوں پکارے میری مدد کرو اے اللہ کے بندو

فتاویٰ خیریہ میں ہے۔ "قولهم یا شیخ عبد القادر نداء فما الموجب لحرمته" یا شیخ عبدالقادر کہنا ندا ہے۔ اس کی حرمت کا سبب کیا ہے فقیر نے اس بارے میں ایک مختصر رسالہ "انوار الانتباه فی حل ندا یا رسول الله" لکھا ہے وہاں دیکھئے کہ زمانہ رسالت سے ہر قرن وزمانہ کے ائمہ، علماء وصلحا میں وقت مصیبت محبوبان خدا کو پکارنا کیسا شائع ذائع رہا ہے۔ وہابیہ کے طور پر معاذ اللہ صحابہ سے آج تک وہ سب بزرگانِ دین مشرک ٹھہرتے ہیں۔

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ والله تعالیٰ اعلم(1)

کتبہ: عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدنِ المصطفیٰ

۸۰-۷۹۔ مولوی ذوالفقار علی دیوبندی اپنے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ شیخ علماء دیوبند کی بارگاہ بے کس پناہ میں یوں منادی ہو کر عرض گذارتے ہیں۔

ارحم علی یا غیاث فلیس لی — کہفی سوی حبکم زاد
فاز الانام بکم وانی ہائم — فانظر الی برحمۃ یا ہادی
یا سیدی للہ شیئا انہ — انتم لی المجدی وانی جاری (2)

1۔احکام شریعت، جلد1، صفحہ 17-16 طبع مدینہ کراچی

2۔شمائم امدادیہ، صفحہ 111، طبع شرف الرشید پاکستان تذکرۃ الرشید، صفحہ 115-114 کرامات امدادیہ، صفحہ 3

لمحۂ فکریہ

بعض لوگوں کے سامنے جب حضرت حاجی امداد اللہ شیخ علمائے دیوبند کی عبارات بطور اثبات مسائل متنازعہ فیہ میں پیش کی جائیں تو وہ حاجی صاحب کے مریدوں کے مرید اور شاگردوں کے شاگرد ڈھیٹ بن کر چلا اٹھتے ہیں کہ حاجی صاحب عالم نہیں تھے۔ یعنی بقول ان کے وہ جاہل تھے اور ان کا قول حجت نہیں اگر مرشد کے مرشد یا استاد کے استاد کا قول حجت نہیں تو پھر " ماہتما گاندھی، نہرو، اندرا، شاستری، جگ جیون رام وغیرہ کا قول حجت ہو گا، افسوس ایسی عقل نارسا پر۔

کاتب الحروف دیو بندی لوگوں سے بطور اصلاح گذارش کرتا ہے کہ جب حاجی صاحب کا حال ایسا تھا تو پھر آپ کے اساتذہ یا آپ کے پیروں نے حاجی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کیوں کی؟ ان کو اپنا مرشد کیوں تسلیم کیا؟ ان کے سامنے زانوئے تلمذ کیوں بچھایا؟ اس نام نہاد پیر پرستی کا طوق گلے میں پہن کر ان کے سامنے جبین نیاز وعنق ناز کیوں جھکائی؟

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

پھر جو عقائد ومسائل مرشد ارشد پیر روشن ضمیر حاجی امداد حسین یعنی حاجی امداد اللہ علیہ الرحمۃ والغفر ان کی ولایت قطبیت، غوثیت، عارفیت، شیخیت، رشد وارشاد، دین واسلام اور ایقان وایمان میں نقص وخلل پیدا نہ کر سکے، وہی عقائد ومسائل بریلی کا شہنشاہ انڈیا کا ساکن اور پاکستان ودنیائے اسلام کا کوئی فرد اختیار کئے ہوئے ہو اور قرآن واحادیث اور اقوال ائمہ وملت اسلامیہ کا اجماع بھی ان پر واضح ہو تو وہ کیوں دین وایمان، اسلام وقرآن سے ہاتھ دھو کر ابلیس یا ابوجہل جیسا کافر ہو کر جہنم کا ایندھن بنے؟

ع — سوچ لو اے اہل دل سوچ لو

مخلوق میں کوئی طاقت وکمال کسی کا اپنا نہیں بلکہ معطی مطلق حاکم برحق، خالق چہاردہ طبق، اللہ وحدہ لاشریک کا عطیہ ہے۔ ایسا نفیس وپاکیزہ عقیدہ رکھنے والے مسلمان کو صرف

ندائے۔ ''یارسول اللہ'' وپکار کی آڑ میں کافر ومشرک بنانا۔ جب کہ وہ منادی کو غیب دان ذاتی ''سامع، مستقل، اور مستغنی عن اللہ اعتقاد نہ کرے نہ اس میں حقیقی، ذاتی، مستقل دائمی، کمال جانے، کیوں کافر ومشرک بنے؟

اور ایسے غیر شرکیہ بلکہ پاکیزہ عقائد کے تحت ندا کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کو مورد عتاب ٹھہرانا اور انہیں خدا داد صفات وکمال سے محروم سمجھنا اور بتوں کی طرح جماد و بے جان پتھر فرض کر لینا، محبت خداوندی سے انکار اور شریعت مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے مذاق ہے اور ان مقربان بارگاہِ حسن وناز کی کھلم کھلا گستاخی و بے ادبی!

بلکہ بالفرض کوئی جاہل، احمق ان حضرات میں علم غیب علی درجہ الاستقلال اور سماع بغیر احتیاج الی اللہ فرض کرلے تو اس میں ان مقدس وخدا پرست، خدارسیدہ ہستیوں کا کیا قصور! کہ بغیر سوچے سمجھے لال، پیلا ہو کر سارا نزلہ ان پر گرادیا جائے اور زباں کی کبیدگیوں اور قلم کی دریدہ نوک سے ان محبوبانِ الٰہی کو مجروح یا مذبوح کیا جائے۔

کیا یہی ہے حفظ مراتب کیا یہی ہے دانشمندی

فکر ونظر کی دنیا میں انصاف کا طالب!
فقیر السعیدی القادری عفی عنہ

تمت بالخیر